باب 14

CHAPTER. XIV

محن کی تقسیمِ کار اور مینوفیکچر

THE DIVISION OF LABOUR AND MANUFACTURE

فصلِ اول: مینوفیکچر کا دوہرا آغاز

SECTION 1. TWOFOLD ORIGIN OF MANUFACTURE

ترجمہ: امتیاز حسین، ابن حسن

وہ اشتراکِ عمل جس کی بنیاد محن کی تقسیمِ کار پر ہے، اپنی مخصوص ہیئت مینوفیکچر میں اختیار کرتا ہے؛ اور یہ سرمایہ دارانہ پیداواری عمل کی، مینوفیکچر کے سارے دور میں، مروجہ مخصوص ہیئت ہے۔ اگر سرسری طور پر کہا جائے تو مینوفیکچر سولہویں صدی کے وسط سے اٹھارویں صدی کی آخری تہائی تک پھیلا ہوا ہے۔

مینوفیکچر کی ابتدا دو انداز میں ہوتی ہے:

1) ایک کارگاہ میں ایک ہی سرمایہ دار کے زیرِ نگیں مختلف انفرادی دستکاریوں سے وابستہ مزدوروں کی جمع بندی سے __ لیکن جن کے ہاتھوں میں کوئی مخصوص چیز اپنی تکمیل کے مراحل طے کرتی ہے۔ مثال کے طور پر اگلے وقتوں میں ایک [گھوڑا] گاڑی بہت سے خود مختار دستکاروں کے محن سے بنتی تھی: جیسے پہیہ ساز، گھوڑا گاڑی کا ساز وسامان بنانے والے، درزی، تالہ ساز، سیٹیں بنانے والے، خرادیے، پلّو بنانے والے، شیشہ ساز، صیقل گر، اور ملمع کار وغیرہ۔ تاہم گاڑی سازی میں مختلف قسم کے ان تمام دستکاروں کو ایک ہی عمارت میں جمع کر دیا جاتا جہاں وہ مل جُل کر کام کرتے۔ یہ سچ ہے کہ ایک گاڑی جب تک مکمل نہیں ہوتی اُس پر ملمع کاری ممکن نہیں ہوتی۔ لیکن اگر گاڑیوں کی کچھ تعداد بیک وقت تیار کی جا رہی ہو تو اُن میں سے کچھ تو ملمع کاروں کے ہاتھ میں ہوں گی، اور باقی اس سے پہلے مراحل طے کر رہی ہوں گی۔ چونکہ ہم ابھی تک سادہ اشتراکِ عمل کے حلقۂ اثر تک محدود تھے، جس میں مواد آدمیوں اور چیزوں کی شکل میں تیار موجود ملتا ہے۔ لیکن جلد ہی ایک اہم تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ درزی،

گھوڑے کا ساز و سامان بنانے والے اور دیگر دستکار اب گاڑی سازی کے کام میں مکمل طور پر مگنہو چکے ہیں۔ ہر کوئی مشق کے فقدان کی وجہ سے اپنی پہلے والی ہنرمندی کو اُس کے کمال کی سطح پر جاری رکھنے کی اہلیت آہستہ آہستہ کھو دیتا ہے۔لیکن دوسری طرف اُس کی کارکردگی ایک خاص حد میں رہتے ہوئے ایسی ہنتر اختیار کر لیتی ہے جو اس کے عمل کے تنگ دائرے میں بہترین ہے۔ پہلے گاڑی سازی مختلف آزاد دستکاریوں کی جڑت ہوا کرتی تھی۔آہستہ آہستہ یہ گاڑی سازی کے مختلف جزئیاتی عملوں کا الگ الگ ہو جانا بن جاتا ہے جن میں سے ہر ایک حصہ ایک خاص مزدور کے الگ تھلگ منصب تک مرکوز ہو جاتا ہے جبکہ مینوفیکچر کو بحیثیت مجموعی بہت سے لوگ اکٹھے مل کر جاری رکھتے ہیں۔اسی انداز میں کپڑا بافی بھی، اور دیگر مینوفیکچروں کے مکمل سلسلے دستکاریوں کو ایک سرمایہ دار کے کنٹرول میں اکٹھا کر دینے ہی سے معرضِ وجود میں آ سکے۔[1]

2) مینوفیکچر کا آغاز اس سے بالکل متضاد انداز میں بھی ہوا__ مطلب یہ کہ جب ایک سرمایہ دار بیک وقت ایک کارگاہ میں بہت سارے دستکار لگا دیتا ہے، اور وہ سب ایک، یا پھر ایک ہی قسم کا کام کرتے ہیں۔ جیسے کاغذ، ٹائپ مشین یا سوئی بنانا۔ یہ اشتراکِ عمل کی انتہائی بنیادی شکل ہے۔ان دستکاروں میں سے ہر کوئی (غالباً ایک یا دو معاونین کے ساتھ) مکمل شے بناتا ہے، چنانچہ وہ اس کی پیداوار کے لئے درکار تمام امور کو باری باری سرانجام دیتا ہے۔ وہ اب بھی دستکاری کے اپنے قدیم انداز ہی میں کام کرتا ہے۔لیکن بہت جلد خارجی حالات اُسے اس بات پر مجبور کرتے ہیں کہ ایک ہی جگہ پر کام کرنے والے مزدوروں کی توانائیوں کے ارتکاز اور ان کے بیک وقت کام [کرنے کی صلاحیت] سے مختلف کام لے۔غالباً چیزوں کی بڑھی ہوئی مقدار کو ایک مخصوص وقت میں مہیا کرنا مقصود ہے۔ چنانچہ کام کی باز تقسیم ہوتی ہے۔ بجائے یہ کہ ہر آدمی تمام جزئیات کو باری باری سرانجام دے، اُنہیں مربوط اور علیحدہ امور میں بدل دیا جاتا ہے، جو ساتھ ساتھ جاری بھی رہتے ہیں۔ ہر کام ایک مختلف کاریگر کو تفویض کر دیا گیا ہے، اور ان جزئیات کا کُل اشتراکِ عمل میں آنے والے مزدور بیک وقت سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ اتفاقی باز تقسیم (repartition) دوہرائی جاتی ہے، اپنے فائدے خود ہی پیدا کرتی ہے اور درجہ بدرجہ ایک منظّم محن کی تقسیمِ کار میں بدل جاتی ہے۔ اب شے ایک آزاد کاریگر کی انفرادی مصنوعہ سے کاریگروں کے ایک جمِ عفیر کی سماجی مصنوعہ بن جاتی ہے۔ان میں سے ہر کاریگر جزوی امور میں سے صرف اور صرف ایک ہی کو سرانجام دیتا ہے۔ وہی امور جو کاغذ بنانے والوں کے جرمن گِلڈ guild میں ایک صناع کار کے مختلف کاموں کا سلسلہ ہوتے ہوئے ایک دوسرے میں ضم ہو گئے تھے، ولندیزی کاغذ سازی میں ایسے بہت سارے جزوی کام بن گئے جنہیں اشتراکِ عمل میں آنے والے کئی مزدور بیک وقت جاری و ساری رکھے ہوتے تھے۔نورمبرگ Nuremberg کا سوئی بنانے والا [ادارہ] وہ بنیاد تھا جس پر انگلستانی سوئی بنانے کی صنعت کی عمارت کھڑی کی گئی۔لیکن جس دوران نورمبرگ

میں ایک کاریگر اس سلسلے میں غالباً مختلف قسم کے 20امور کو باری باری سرانجام دیتا تھا، اُس سے زیادہ عرصہ پہلے کی بات نہیں کہ انگلستان میں سوئی بنانے والے 20 آدمی ساتھ ساتھ کام کر رہے ہیں اور ان میں سے ہر ایک ان 20امور میں سے ایک ہی سرانجام دے رہا ہے۔ اور بعد کے تجربات کے نتیجے میں ان 20امور میں سے ہر ایک کو ایک بار پھر لخت لخت کر کے اُنہیں الگ الگ مزدوروں کے امور بنا دیا گیا۔

جس وضع سے مینوفیکچر کا آغاز ہوتا ہے، یعنی دستکاری سے اس کی نشوونما ہوتی ہے، وہ وضع اسی لیے دوُرخی ہے۔ ایک طرف تو یہ مختلف آزاد دستکاریوں کی وحدت سے ابھرتی ہے، جو [آزاد دستکاریاں] اپنی آزادی سے مبرا ہوتے ہوئے مہارت کی وہ حد پاتی ہیں کہ ایک خاص شے کی پیداوار کے سلسلے میں ایک معاون جزوی عمل تک محدود ہو جاتی ہیں۔ دوسری طرف یہ دستکاری [یا فن] کے کاریگروں کے اشتراکِ عمل سے پھوٹتی ہے۔ یہ اُس مخصوص دستکاری کو اس کے مختلف جزیاتی امور میں لخت لخت کر دیتا ہے، اور انہیں یہاں تک الگ الگ کر دیتا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے آزاد ہو جاتے ہیں اور ان میں سے ہر جز کسی خاص مزدور کا مخصوص منصب بن جاتا ہے۔ چنانچہ ایک طرف مینوفیکچر یا تو محن کی تقسیمِ کار کو پیداواری عمل میں متعارف کرا دیتی ہے یا پھر اس تقسیمِ کار کو مزید وسعت دیتی ہے۔ دوسری طرف یہ اُن دستکاریوں کو بھی یکجا کرتی ہے جو ماقبل الگ الگ تھیں۔ لیکن اس کا نقطۂ آغاز چاہے جو بھی رہا ہو اس کی حتمی ہُنتر بے بدل طور پر وہی رہتی ہے۔ یعنی ایک ایسا افزودہ میکانزم جس کے اجزاء انسان ہیں۔

مینوفیکچر میں محن کی تقسیمِ کار کی زیادہ واضح تفہیم کے لئے مندرجہ ذیل نکات کی مضبوط گرفت ضروری ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ یہاں پر ایک پیداواری عمل کی اس کے یکے بعد دیگرے آنے والے مختلف مدارج میں تقسیم، ایک دستکاری میں ہاتھ سے سرانجام دئے جانے والے یکے بعد دیگرے آنے والے مراحل سے پوری طرح ہم آہنگ ہے۔ ضروری ہے کہ ہر امر کو، چاہے یہ پیچیدہ ہو یا سادہ، ہاتھ سے سرانجام دیا جائے۔ اس سے دستکاری کے خاصے کو برقرار رکھا جاتا ہے۔ اس وجہ سے یہ اوزاروں کے استعمال کے سلسلے میں مزدور کی قوت، مہارت، سُرعت اور اعتماد کا مرہونِ منت ہوتا ہے۔ دستکاری بدستور بنیاد ہی رہتی ہے۔ یہ مختصر سی تکنیکی بنیاد کسی صنعتی پیداوار کے مخصوص عمل کے سائنسی تجزیے کے امکانات خارج کر دیتی ہے کیونکہ اب بھی یہ شرط موجود ہے کہ ہر جزیاتی کام جس میں سے مصنوعہ گذرتی ہے، کے لئے لازمی ہے کہ یہ ہاتھوں سے سرانجام دیے جانے اور اس وجہ سے اس قابل ہو کہ یہ ایک الگ دستکاری کی تشکیل کر سکے۔ وجہ اس کی صرف یہ ہے کہ اس طریقے سے دستکاری اب بھی پیداواری عمل کی بنیاد تشکیل دے رہی ہے اور یہ کہ ہر مزدور کے لئے ایک خاص امر کی انجام دہی مخصوص ہو چکی ہے، اور باقی ساری عمر کے لئے اس کی قوتِ محن اس مفصل عمل کے ایک جزو میں بدل چکی ہے۔

دوسری بات یہ کہ محن کی یہ تقسیمِ کار مخصوص نوع کا اشتراکِ عمل ہے، اور اس کے بہت سارے نقائص اشتراکِ عمل کے عمومی خاصے سے برآمد ہوتے ہیں نہ کہ اُس کی اپنی مخصوص بنتر سے۔

فصلِ دوم:

Section 2.

جزویاتی مزدور اور اُس کے اوزار

The Detail Labrour and his Impliments

اگر ہم زیادہ تفصیل میں جائیں تو اولاً یہ بات واضح ہوگی کہ ایک مزدور جو اپنی پوری زندگی نرے ایک ہی عمل کو سرانجام دیتا رہتا ہے، اپنے تمام جسم کو اس امر کے ایک خاص نوعیت کے خودکار اور یک رخے اوزار میں تبدیل کر دیتا ہے۔ نتیجتاً وہ اس کی انجام دہی کے لئے ایک ایسے کاریگر کی نسبت کم وقت خرچ کرتا ہے جو امور کے پورے سلسلے کو ایک ایک کر کے سرانجام دیتا ہے۔ لیکن وہ اجتماعی مزدور جو مینوفیکچر کے زندہ میکانزم کی تشکیل کرتا ہے محض ایسے ہی یک رخے specialised جزویاتی مزدوروں سے مل کر بنتا ہے۔ پس خودمختار دستکاری کے ساتھ موازنے میں، مخصوص وقت میں زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے، یا پھر محن کی پیداواری قوت بڑھ جاتی ہے[2]۔ علاوہ ازیں جب ایک بار یہ جزوی کام ایک شخص کے مخصوص منصب کے بطور قائم ہو جاتا ہے تو جو طریقہ کار وہ استعمال کرتا ہے اس میں اکملیت آ جاتی ہے۔ صرف ایک ہی سادہ سے کام کو مسلسل دہرانا، اور اس پر توجہ کا ارتکاز مزدور کو تجربے سے یہ بات سکھا دیتا ہے کہ کم سے کم محنت سے مطلوبہ اثر کو کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن چونکہ ایک وقت میں مزدوروں کی ہمیشہ کئی نسلیں موجود ہوتی ہیں اور کسی خاص شے کی مینوفیکچر کے لئے مل جل کر کام بھی کر رہی ہوتی ہیں اس لئے تکنیکی مہارت اور اس پیشے سے وابستہ کاریگری کے راز اس طرح سے حاصل ہو کر عام ہو جاتے ہیں، اور پھر اجتماعی طور پر دوسروں تک پہنچ جاتے ہیں۔[3] فی الحقیقت مینوفیکچر فطری طور پر ارتقا پذیر ہونے والے مختلف پیشوں کے امتیازات، جو اسے معاشرے میں پہلے ہی سے تیار حالت میں ملتے ہیں، کی بازتخلیق کر کے اور کارگاہ میں اُنہیں انتہا تک پہنچا کر، جزویاتی مزدور کی مہارت پیدا کرتی ہے۔ دوسری طرف ایک جزوی کام کو کسی شخص کی زندگی کے پیشے میں بدلنا، اولین سماجوں کے رُجحانات کا پتا دیتا ہے، یعنی پیشوں کو موروثی بنانا اور انہیں ذات برادریوں کی صورت میں منجمد کرنا، یا پھر جب کبھی مخصوص تاریخی حالات ایک فرد کے اندر ایسا مختلف رجحان پیدا کر

دیں کہ وہ ذات پات کی نوعیت سے میل نہ کھاتا ہو، تاکہ ان کو گلڈ کی صورت میں جامد کیا جا سکے۔ ذات برادری اور گلڈ بھی اسی فطری قانون کی عملداری سے ظہور پذیر ہوتے ہیں جو قانون پودوں اور جانوروں کو انواع اور اقسام کی صورت میں ممیّز کرتا ہے؛ ماسوائے اس صورت کے کہ جب ارتقا کا ایک خاص درجہ حاصل ہو جائے اور ذات پات کی موروثیت اور گلڈ کی یکتائی معاشرتی قانون کا درجہ حاصل کر لیں۔[4] ڈھاکے کی ململ اپنی نفاست میں اور Coromandal کا چھپائی والا سوتی کپڑا اور ہلکا پھلکا ساز و سامان، اور وہ بھی شاندار اور دیرپا رنگوں میں، آج تک ان کا ثانی نہیں مل سکا۔ گو کہ وہ کسی قسم کے سرمائے، مشینری، محن کی تقسیمِ کار، یا اُن ذرائع میں کسی ایک کی بھی معاونت کے بغیر پیدا کیئے جاتے ہیں جو یورپ کی صنعت کاری کو ایسی بہت ساری سہولیات مہیا کرتے ہیں۔ جولاہا محض ایک تنہا فرد ہے جو کسی گاہک کے کہنے پر، بے ہنگم انداز میں بنی ہوئی ایک کھڈی کے ساتھ ___ جو لکڑی کی کچھ شاخیں یا چھڑیاں ایک ساتھ جوڑ کر بنائی گئی ہے ___ کپڑا بُن دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں تانے کو اوپر کی طرف گھمانے کے لئے کوئی ذریعہ بھی نہیں؛ چنانچہ کھڈی کو اس کی پوری گنجائش تک پھیلا کر رکھنا پڑتا ہے، اور یہ بے ڈھنگے سے انداز میں اس قدر پھیل جاتی ہے کہ اسے بننے والے کی جھونپڑی کے اندر رکھنا محال ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس کو مجبوراً یہ کام کھلے آسمان تلے سرانجام دینا پڑتا ہے چاہے اس طرح یہ تغیراتِ موسم سے کافی حد تک متاثر ہو جائے۔[5] ''یہ محض نسلوں کے ارتقا کے بعد مرتکز ہونے والی اور باپ سے بیٹے کو منتقل ہونے والی وہ خاص مہارت ہے جو ہندو کو یہ لیاقت ودیعت کرتی ہے، جیسا کہ مکڑی کے معاملے میں ہے۔ پھر بھی اگر مصنوعات بنانے والے مزدور کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو ایک ہندو جولاہے کا کام بہت زیادہ پیچیدہ ہوتا ہے۔

ایک دستکار جو ایک مکمل چیز کی پیداوار کے سلسلے میں یکے بعد دیگرے، بہت سے جزوی امور انجام دیتا ہے، وہ لازمی طور پر ایک وقت میں اپنی جگہ اور دوسرے وقت میں آلات بدلتا ہے۔ ایک سے دوسرے کام کی طرف جانے سے اس کے محن کی چلت اور روانی متاثر ہوتی ہے، اور کہا جا سکتا ہے کہ اُس کی دیہاڑی میں خلا در آتے ہیں۔ یہ خلا عین اس وقت پُر ہو جاتے ہیں جب وہ سارا دن محض ایک ہی کام کی انجام دہی پر معمور ہو جاتا ہے۔ وہ اُس کے کام سے ویسے ویسے غائب ہوتے جاتے ہیں جیسے جیسے اُس کے کام سے تبدیلیاں ختم ہوتی جاتی ہیں۔ مآلِ کار حاصل ہونے والی اضافہ شدہ پیداواری قوت ایک خاص وقت میں قوتِ محن کے بڑھتے ہوئے استعمال ___ مطلب یہ کہ محن کی شدت میں اضافے ___ کی مرہونِ منت ہے۔ یا پھر غیر پیداواری انداز میں خرچ ہونے والی قوتِ محن کی مقدار میں کمی کی۔ قوت کا اضافی خرچ، جو سکون سے حرکت کے ہر سفر کا تقاضا ہے، کا مداوا ایک دفعہ کام کی نارمل رفتار کے دورانیئے کو وسعت دے کر حاصل کیا جا سکتا ہے۔ دوسری طرف ایک ہی قسم کا یکتا، مسلسل محن انسان کے جوہرِ حیوانی animal spirits کی روانی اور شدت کو متاثر کرتا ہے، جو سرگرمی کی محض تبدیلی ہی سے بحالی اور حظ

حاصل کرتا ہے۔

محن کی افزودگی کا انحصار نہ صرف مزدور کی استعداد پر ہے بلکہ اُس کے اوزاروں کی موزونیت پر بھی ہے۔
ایک ہی طرح کے اوزار جیسے چاقو، برما، سوراخ کرنے کے دیگر اوزار، اور ہتھوڑے وغیرہ مختلف عملوں میں استعمال کئے جاسکتے ہیں، اور ایک ہی اوزار واحد اُسی عمل میں کئی مقاصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لیکن جیسے ہی ایک عملِ محن کے مختلف امور کو لخت لخت کر دیا جاتا ہے اور ہر جزوی کام کے لئے ایک جزویاتی مزدور کے ہاتھوں میں ایک مخصوص اور مناسب ہئیت کی ضرورت ہوتی ہے، ان اوزاروں میں تبدیلی لانا ضروری ہو جاتا ہے جو سابقہ طور پر ایک سے زیادہ مقاصد کے کام آتے تھے۔ اس تبدیلی کی اختیار کردہ سمت کو اُن مشکلات سے جانا جاسکتا ہے جو آلے کی بے بدل شکل کے نتیجے میں ظاہر ہوتی ہیں۔ مینوفیکچر کی توصیف آلاتِ محن کے مابین فرق سے ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسی تفریق ہے جس کے سبب ایک خاص ساخت کے آلات مستقل اشکال پاتے ہیں، اور ان کو کسی مخصوص عمل کے موافق ڈھالا جاتا ہے۔ اور ان آلات میں خاص قسم کی انفرادیت پیدا کرتے ہوئے، انہیں محض ایک مخصوص جزویاتی مزدور کے ہاتھوں ہی میں استعمال کے لائق بنایا جاتا ہے۔ برمنگھم میں 500 اقسام کے صرف ہتھوڑے ہی بنائے جاتے ہیں۔ اور ان میں سے ہر ہتھوڑے میں ایک خاص عمل کے لئے موزونیت پیدا کی جاتی ہے، بلکہ اس ایک ہی عمل میں مختلف امور کی انجام دہی کے لئے ان کی بہت ساری اقسام بھی استعمال ہوتی ہیں۔
مینوفیکچر کا عہد آلاتِ محن کو ہر جزویاتی مزدور کے لئے مخصوص امور کی انجام دہی کے لئے موزوں بناتے ہوئے سادہ بناتا ہے، ترقی دیتا ہے اور ان میں اضافہ کرتا ہے۔6 پس یہ اُسی وقت ہی مشینری کے وجود کے لئے بھی مادی شرائط میں سے ایک پیدا کرتا ہے، جو سادہ آلات کے اجماع پر مشتمل ہوتی ہے۔

جزویاتی مزدور اور اس کے آلات مینوفیکچر کے سادہ ترین اجزاء ہیں۔ اب ہم اس پہلو کا مجموعی جائزہ لیتے ہیں۔

فصلِ سوم:

SECTION 3.

مینوفیکچر کی دو اساسی ہئیتیں: غیر متجانس مینوفیکچر، مسلسل مینوفیکچر

THE TWO FUNDAMENTAL FORMS OF MANUFACTURE: HETEROGENEOUS MANUFACTURE, SERIAL MANUFACTURE

مینوفیکچر کی تنظیم وترتیب دو اساسی ہُنتروں کی حامل ہوتی ہے جو اتفاقی طور پر مدغم ہونے کے باوجود بنیادی طور پر ہی دو مختلف اقسام ہیں، مزید برآں مشینری پر منحصر مینوفیکچر کی جدید صنعت میں ہونے والی تبدیلی کو پروان چڑھانے میں بہت واضح کردار ادا کرتی ہے۔ یہ دوہرا خاصہ بنائی جانے والی چیز کی نوعیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ چیز یا تو الگ الگ بننے والی جزوی مصنوعات کو میکانکی انداز میں جوڑنے سے حاصل ہوتی ہے یا اپنی تیار شدہ ساخت کے لئے عوامل اور امور کے باہم مربوط سلسلے کی مرہون منت ہے۔

مثال کے طور پر ایک انجن (locomitive) 5,000 سے زائد مکمل حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ تاہم اسے مینوفیکچر کی پہلی مکمل مثال کے بطور نہیں لیا جا سکتا کیونکہ یہ جدید میکانکی صنعت کا ساختہ ہے۔ لیکن ایک گھڑی [ایسی مثال] بن سکتی ہے۔ اور ولیم پیٹی نے مینوفیکچر میں محن کی تقسیمِ کار کی وضاحت کے لئے اسے استعمال بھی کیا ہے۔ اگلے زمانے میں یہ نیورمبرگ Nuremberg کے ایک دستکار کا انفرادی کام تھا، اب گھڑی سازی جزویاتی مزدوروں کی کثیر تعداد کی سماجی مصنوعہ بن چکی ہے۔ جیسے بڑا سپرنگ بنانے والے، ڈائل بنانے والے، چکر دار سپرنگ بنانے والے، جڑاؤں سراخ بنانے والے، یاقوتی لیور بنانے والے، سوئیاں بنانے والے، ڈبیہ بنانے والے، پیچ بنانے والے، ملمع کاری کرنے والے، اس کے علاوہ کئی ذیلی تقسیمیں بھی ہیں، چکر بنانے والے (تانبے اور فولاد کا الگ الگ) پِن بنانے والے، حرکت جاری کرنے والے، (جو پہیوں کو قبضوں پر لگاتے ہیں، پھل کو صیقل کرتے ہیں)، محور یعنی چول بنانے والے (پہیوں اور سپرنگوں کو چالو کرتے ہیں)، (پہیوں میں نشان ڈالتا ہے، ٹھیک سائز کے سوراخ کرتا ہے)، ناب بنانے والے، نابوں کے لئے سلنڈر بنانے والے، ناب کے پہیے بنانے والے، متوازی پہیے بنانے والے، raquette بنانے والے، (گھڑی کو چلانے کا ساز وسامان)، (ناب کی چال درست کرنے والے)، پھر (سپرنگ کے لئے ڈبیہ کی تیاری کرتے ہیں) فولاد کو صیقل کرنے والے، پہیہ صیقل کرنے والے، پیچ صیقل کرنے والے، اشکال چھاپنے والے، ڈائل پر روغن چڑھانے والے، (روغن کو تانبے پر پگھلاتے ہیں)، (خول کو لٹکانے کے لئے چھلے بنانے والے)، (پیتل کے قبضے پر خول چڑھانے والے)، (خول کو کھولنے والے سپرنگ لگاتا ہے) وغیرہ وغیرہ۔ اور آخر میں repasseur کا کام ہے جو گھڑی کے تمام پرزہ

جات کو باہم جوڑ دیتا ہے اور اسے تیار شدہ حالت میں آگے منتقل کر دیتا ہے۔ گھڑی کے تھوڑے سے پرزے ہی زیادہ ہاتھوں سے ہو گزرتے ہیں۔ یہ تمام کے تمام membra disjecta پہلی بار ایک ایسے ہاتھ میں چلے جاتے ہیں جو اُنہیں ایک میکانکی کُلیت میں مربوط کر دیتا ہے۔ زیرِ نظر مسئلے کی مانند اسی طرح ہر تیار شدہ چیز کے سلسلے میں، تیار شدہ مصنوعہ اور اس کے مختلف اور الگ الگ نوعیت کے اجزا کے مابین یہ خارجی تعلق اِس بات کو محض اتفاقیہ امر بنا دیتا ہے آیا کہ جزویاتی مزدوروں کو ایک کارگاہ میں یکجا کیا گیا ہے یا نہیں۔ ممکن ہے کہ یہ جزویاتی امور بہت سی آزاد دستکاریوں کی مانند جاری رہیں، جیسا کہ Country of Vaud and Neufchatel میں ہے، جبکہ جنیوا میں بہت سی مشینی گھڑی ساز صنعتیں ایسی ہیں جہاں جزویاتی مزدور صرف ایک سرمایہ دار کے کنٹرول براہِ راست اشتراکِ عمل کرتے ہیں۔ اور آخرالذکر معاملے میں تو یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ڈائیل، سپرنگ، اور خول case خود فیکٹری میں کم ہی بنائے جاتے ہیں۔ گھڑیوں کے شعبے میں بطور پیداوار کنندہ کے گھڑیوں کے کام کو مشینی مینوفیکچر کی سطح پر اور مزدوروں کے ارتکاز کے ساتھ جاری رکھنا صرف مستثنٰی حالات ہی میں منافع بخش ہے کیونکہ گھر پر کام کرنے کے خواہش مند مزدوروں کے درمیان مقابلہ زیادہ ہے۔ اور چونکہ کام کو کثیر النوع امور کی شکل میں لخت لخت کر دینے سے آلاتِ محن کا مشترک استعمال نہ ہونے کے برابر رہ جاتا ہے، اس لئے سرمایہ دار کام کو بکھیر کر محض کارگاہوں پر ہونے والا خرچ ہی بچا سکتا ہے۔ 7 تاہم سرمایہ دار کے لئے کام کرنے والے مزدور کی حیثیت ــــ اگرچہ وہ اپنے گھر پر کام کرتا ہے ــــ ایسے آزاد دستکار سے بہت مختلف ہے جو صرف اپنے گاہکوں کے لئے کام کرتا ہے۔ 8

مینوفیکچر کی دوسری قسم یعنی اس کی پختہ شکل ایسی چیزیں بناتی ہے جو تکمیل کے باہم مربوط مراحل سے گزرتی ہے، یعنی جو ایسے مراحل کے درجہ بدرجہ سلسلے ہیں۔ جیسے سوئی کی مینوفیکچر میں وہ تار [جس سے سوئی بنتی ہے] تقریباً 72 ہاتھوں سے گزرتی ہے اور بعض اوقات مختلف 92 جزویاتی مزدوروں کے ہاتھوں سے ہو گزرتی ہے۔

جب اس قسم کی مینوفیکچر پہلی مرتبہ شروع ہوتے ہوئے بکھری ہوئی دستکاریوں کو یکجا کرتی ہے اس وقت یہ اُن خلاؤں میں کمی کر دیتی ہے جن کی بدولت پیداوار کے مختلف مراحل ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں۔ ایک مرحلے سے گزر کر دوسرے مرحلے میں داخل ہونے کا دورانیہ بھی کم ہو جاتا ہے، اسی طرح وہ محن بھی کم ہو جاتا ہے جو یہ منتقلی کرتا ہے۔ 9 ایک دستکار کی نسبت سے [اس میں] پیداواری قوت بھی حاصل ہوتی ہے اور [پیداواری قوت کا] ایسا حصول مینوفیکچر کے اشتراکِ عمل کے عمومی خاصے کی وجہ سے ممکن ہوتا ہے۔ دوسری طرف محن کی تقسیمِ کار، جو مینوفیکچر کا تخصیصی اصول بھی ہے، پیداوار کے مختلف مراحل کی علیحدگی اور ایک دوسرے سے آزادی کا تقاضا کرتا ہے۔ ان بکھرے ہوئے امور کے مابین ربط کا قیام اور اسے بنائے رکھنا چیزوں کی ایک سے دوسرے ہاتھ اور ایک

سے دوسرے عمل میں مربوط منتقلی کو لازمی بناتا ہے۔ جدید میکانکی صنعت کے نقطۂ نظر سے یہ لازمیت ایک خاصے کے بطور اور ایسے گھاٹے کی صورت میں سامنے آتی ہے جو بہت مہنگا پڑتا ہے، یہ ایک ایسی خاصیت ہے جو مینوفیکچر کے اصول میں چھپی ہوتی ہے۔[10]

اگر ہم اپنی توجہ خام موادوں کے مخصوص انبار کی طرف مرکوز کر دیں، مثال کے طور پر کاغذ کی مینوفیکچر میں چیتھڑوں پر، یا سوئی کی مینوفیکچر کے سلسلے میں تار پر، تو ہمیں معلوم ہوگا کہ یہ اپنی تکمیل تک مختلف جزویاتی مزدوروں کے ہاتھوں میں مراحل کا ایک طویل سلسلہ طے کرتے ہیں۔ دوسری طرف اگر ہم کارگاہ کا مجموعی طور پر جائزہ لیں تو ہمیں ایک ہی وقت میں پیداوار کے تمام مراحل کے لئے خام مال نظر آئے گا۔ کُلیاتی مزدور جو اپنے بہت سے کاموں کے ایک سیٹ میں ایک قسم کے اوزار لیتے ہوئے پہلے تار کو کھینچتا ہے، اور دوسرے سیٹ میں دوسری قسم کے اوزاروں کے ساتھ بیک وقت ہی اُسے سیدھا کرتا ہے، دوسرے ہاتھ اُسے کاٹتا ہے، اگلے ہاتھ نشان لگاتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔ مختلف تفصیلی امور جو وقت کے لحاظ سے یکے بعد دیگرے آتے تھے، اب بیک وقت ہو چکے ہیں، اور ایک جگہ میں ایک ساتھ چلتے ہیں۔ پس مخصوص وقت میں تیار شدہ اشیاء کی زیادہ مقدار دیتے ہیں۔[11] یہ سچ ہے کہ اس طرح بیک وقت کام کرنا مجموعی طور پر اس پیداوار میں عمومی اشتراکِ عمل کی وجہ سے ہے۔ لیکن مینوفیکچر کو اشتراکِ عمل کے سلسلے میں نہ صرف بنے بنائے حالات میسر ہوتے ہیں بلکہ یہ کسی حد تک ایسے حالات دستکارِ محن کی مزید تقسیم سے پیدا بھی کرتا ہے، دوسری طرف یہ عملِ محن کی اس سماجی تنظیم کو، ہر مزدور کو محض ایک جزو کے ساتھ باندھ کر ہی سرانجام دیتا ہے۔

چونکہ ہر جزویاتی مزدور کی جزوی مصنوعہ صرف ایک ہی تکمیل شدہ چیز کی تشکیل میں ایک مخصوص درجہ ہے [چنانچہ] ہر مزدور یا مزدوروں کا ایک گروہ ایک دوسرے مزدور یا مزدوروں کے ایک دوسرے گروہ کے لئے خام مال تیار کرتا ہے۔ ایک کے محن کا نتیجہ کسی دوسرے کے محن کا نقطۂ آغاز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مزدور ہر دوسرے کو براہِ راست کام مہیا کرتا ہے۔ ہر جزوی عمل میں مطلوبہ اثر حاصل کرنے کے لئے درکار ضروری عرصۂ محن کا تجربے سے پتا چلتا ہے، اور مجموعی طور پر مینوفیکچر کے میکانزم کی بنیاد اس مفروضے پر استوار ہوتی ہے کہ مخصوص وقت میں مخصوص نتیجہ حاصل کیا جائے گا۔ ایسا اس مفروضے کی وجہ ہی سے ممکن ہوتا ہے کہ مختلف معاون امورِ محن بے روک، بیک وقت اور ساتھ ساتھ چل سکتے ہیں۔ یہ واضح ہے کہ امور کا ایک دوسرے پر اور نتیجتاً مزدور پر براہِ راست انحصار اُن [مزدوروں] میں سے ہر ایک کو اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ وہ کام کے لئے درکار ضروری وقت سے زیادہ صَرف نہ کریں۔ پس یہاں ایک ایسا تسلسل، ہم آہنگی، باقاعدگی، ارتباط[12] اور ایک مختلف نوعیت کا ارتکازِ محن پایا جاتا ہے جو آزاد دستکاری یا محض سادہ اشتراکِ عمل میں بھی نہیں ملتا۔ یہ قانون ___ ایک شے پر خرچ کیا جانے والا عرصۂ محن

اُس سے متجاوز نہیں ہونا چاہیے جو اُس کی پیداوار کے لئے سماجی طور پر ضروری ہے__ اشیاء کی پیداوار میں عموماً محض مقابلے کے اثر سے قائم ہوا ہوا لگتا ہے چونکہ اگر ہم اس بات کو لگے بندھے الفاظ میں بیان کریں تو ہر انفرادی پیداکار اپنی شے کو اس کی منڈی کی قیمت پر بیچنے پر مجبور ہے۔ اس کے برخلاف مینوفیکچر میں ایک خاص وقت میں مصنوعہ کی خاص مقدار کا حصول خود پیداواری عمل ہی کا تکنیکی اصول ہے۔[13]

تاہم مختلف امور کے لئے [وقت کے] غیر مساوی دورانیے درکار ہوتے ہیں، چنانچہ مساوی وقفوں میں ان سے جزویاتی مصنوعات کی غیر مساوی مقداریں حاصل ہوتی ہیں۔ اب اگر کسی مزدور کو ہر روز اُنہی امور کی انجام دہی کرنی پڑے تو ہر امر کی انجام دہی کے لئے مزدوروں کی مختلف تعداد کا موجود ہونا لازمی ہے۔ مثال کے طور پر ٹائپ type کی مینوفیکچر میں چار founders، اور دو rubber کو توڑنے والے ہوتے ہیں۔ founder ایک گھنٹے میں 2,000 کی تعداد میں type لگاتا ہے، بریکر 4,000 کو توڑتا ہے، اور ربڑ کا صیقل گر 8,000۔ یہاں بھی ہمیں اشتراکِ عمل کا اصول اپنی سادہ ترین صورت میں نظر آتا ہے؛ یعنی ایک ہی قسم کا کام کرنے والوں کو بیک وقت کام پر لگا دینا۔ صرف اب ہی یہ اصول ایک کُلی organic تعلق کا اظہار بنتا ہے۔ محن کی تقسیمِ کار__ جیسی مینوفیکچر میں اختیار کی جاتی ہے__ نہ صرف سماجی اجتماعی محن کے مختلف حصوں کو خواصی طور پر سادہ بناتی ہے اور اس کی تضریب کرتی ہے بلکہ یہ ایک طے شدہ ریاضیاتی تعلق یا تناسب کی بھی تخلیق کرتی ہے جو ان حصوں کے مقداری تناسب کو منظّم کرتا ہے۔ مطلب یہ کہ ہر جزویاتی امر کے لئے مزدوروں کی متعلقاتی تعداد یا مزدوروں کے ایک جتھے کا متعلقاتی حجم۔ سماجی عملِ محن کی خواصی ذیلی تقسیم کے ساتھ ساتھ یہ اُس عمل کے لئے مقداری اصول اور تناسب بھی قائم کرتی ہے۔

مختلف گروہوں میں کام کرنے والے جزویاتی مزدوروں کے لئے_ جب کہ وہ بڑے پیمانے پر پیداوار کر رہے ہوں_ تجربے کی رو سے جب ایک بار موزوں ترین تناسب قائم ہو جائے، تو اس پیمانے میں صرف گروہوں کی تعداد بڑھانے ہی سے وسعت لائی جا سکتی ہے۔[14] بہتری پیدا کرنے کی صورت یہ ہے کہ ایک ہی مزدور مختلف کام بڑے پیمانے پر بھی اتنے اچھے انداز سے سرانجام دے سکتا ہے جتنا چھوٹے پیمانے پر: مثال کے طور پر نگہبانی کا محن، جزوی مصنوعہ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پہنچانا، وغیرہ۔ ایسے امور کو الگ الگ کر دینا، اور اُنہیں ایک خاص مزدور کے سپرد کر دینا اُس وقت تک سودمند ثابت نہیں ہو سکتا جب تک کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد میں اضافہ نہیں کیا جاتا۔ لیکن یہ اضافہ ہر گروہ میں ایک خاص تناسب کے تحت ہونا چاہئے۔

مزدوروں کا وہ الگ تھلگ گروہ جسے کوئی بھی خاص جزوی منصب سونپا گیا ہو متجانس عناصر سے تشکیل پاتا ہے، اور یہ [پیداواری ڈھانچے] میکانزم کے اجزائے ترکیبی میں سے ایک ہوتا ہے۔ تاہم مینوفیکچر کی بہت ساری

جگہوں میں یہ جتھہ خود بھی محن کی ایک منضبط شکل ہوتا ہے اور کُل میکانزم اسی ابتدائی organism کی تکرار یا تضریب ہی ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر شیشے کی بوتلوں کی مینوفیکچر ہی کو لیتے ہیں۔ یہ بنیادی طور پر مختلف تین مراحل میں منقسم ہوسکتی ہے۔ سب سے پہلے ابتدائی مرحلہ ہے، جس میں چونے اور ریت کے ذرات کو ملاتے ہوئے شیشے کے اجزاء تیار کئے جاتے ہیں۔ [15] پھر اُنہیں مائع شیشے کی شکل دے دی جاتی ہے۔ پہلے مرحلے پر مختلف تفصیلی مزدور کام پر لگائے جاتے ہیں۔ اسی طرح آخری مرحلے میں سکھانے والے بھٹی سے تیار شدہ بوتلیں ہٹانے، ترتیب دینے اور پیک کرنے میں بھی تفصیلی مزدوروں سے کام لیا جاتا ہے۔ ان دونوں مراحل کے درمیان شیشے کو پگھلانے کا مرحلہ آتا ہے، یعنی مائع حجم کی کارپردازی۔ بھٹی کے ہر دھانے پر "The Whole" نام کا ایک جتھہ کام کرتا ہے، جس میں ایک بوتل ساز یا فنشر، ایک ہوا مارنے والا، ایک سمیٹنے والا، ایک putter up (اٹھا کر اوپر رکھنے والا) یا whetter out اور ایک taker in شامل ہوتے ہیں۔ یہ پانچ تفصیلی مزدور ایک واحد فعال میکانزم کے اس قدر اہم اجزاء ہوتے ہیں جو محض ایک کُلیت ہی کی صورت میں کام کر سکتے ہیں، چنانچہ پانچوں کے باہم اشتراک میں آنے پر ہی کوئی فعل سرانجام دے سکتے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک رُکن بھی کم ہو جائے تو سارا جتھہ ہی مفلوج ہو کر رہ جائے۔ لیکن شیشے کی ایک بھٹی کے کئی دہانے ہوتے ہیں (انگلستان کی بھٹیوں میں 4 سے لے کر 6 تک) اور ہر دھانے پر مٹی کا بنا ہوا پگھلانے والا بڑا سا برتن ہوتا ہے، جو مائع شیشے سے لبریز ہوتا ہے اور ان پر مزدوروں کے اسی طرح کے پانچ رُکنی جتھے مستعد ہوتے ہیں۔ ہر جتھے کا انتظام محن کی تقسیمِ کار پر مبنی ہوتا ہے، لیکن مختلف جتھوں کے درمیان ربط سادہ اشتراکِ عمل سے بنتا ہے جو ذرائع پیداوار میں سے ایک یعنی بھٹی کو مشترک طور پر استعمال میں لاتے ہوئے اس کے زیادہ کفایتی استعمال کا باعث بنتا ہے۔ اپنے چار سے چھ جتھوں کے ساتھ ایسی بھٹی ایک شیشہ خانہ تشکیل دیتی ہے۔ اور ایک گلاس مینوفیکچری میں ایسے شیشہ خانوں کی ایک خاص تعداد ہوتی ہے جس میں ساز وسامان اور مزدور آخری مرحلے تک کی تیاری کے لئے موجود ہوتے ہیں۔

آخر میں، جیسے مینوفیکچر کا آغاز جزوی طور پر تو مختلف قسم کی دستکاریوں کے اکٹھ سے ہوتا ہے، اسی طرح اس کا ارتقا مختلف (مینوفیکچریوں) manufactures کے اکٹھ میں بھی ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر انگلستان کے بڑے شیشہ ساز اپنے مٹی کے پگھلانے والے برتن خود بناتے ہیں کیونکہ [شیشہ بنانے کے] عمل کی کامیابی یا ناکامی کا دارومدار کافی حد تک ان کی معیاد پر ہوتا ہے۔ یہاں پر ذرائع پیداوار میں سے ایک کی مینوفیکچر مصنوعہ کی پیداوار سے جُڑی ہوتی ہے۔ دوسری طرف یہ بھی ممکن ہے کہ اس مصنوعہ کی مینوفیکچر کسی دوسری مینوفیکچرں کے ساتھ جُڑی ہوئی ہو جس کے لئے یہ مصنوعہ خام مال ہو، یا بعد ازاں جس کی مصنوعات کے ساتھ یہ خود ہی مل جائے۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ چقماق کے شیشے کی مینوفیکچر شیشہ کاٹنے اور پیتل ڈھالنے کی پیداوار کے ساتھ جُڑی ہوئی ہے۔

آخرالذکر میں شیشے کی بنی ہوئی مختلف چیزوں پر دھات چڑھائی جاتی ہے۔مختلف مینوفیکچریں کم وبیش اسی طرح سے ایک بڑی مینوفیکچر کے الگ الگ شعبے تشکیل دیتے ہیں۔لیکن یہ بیک وقت خودمختاامور بھی ہیں اور ہر ایک میں محن کی خود اپنی وضع کی تقسیمِ کار رہوتی ہے۔مینوفیکچر کے ایسے اجماع سے حاصل ہونے والے بہت سارے فوائد کے باوجود یہ خود اپنی بنیاد پر کبھی بھی ایک مکمل تکنیکی عمل کی صورت اختیار نہیں کرتا۔یہ محض اُس وقت ہوتا ہے جب اُسے مشینری سے چلائی جانے والی ایک صنعت کی شکل دے دی جائے۔

مینوفیکچر کے دور کی ابتدا میں یوں ہوا کہ اشیاء کی پیداوار کے لئے درکار لازمی وقتِ محن میں کمی کرنے والا اصول[16] قبول کرتے ہوئے منضبط کر دیا گیا اور کہیں کہیں مشینوں کا استعمال نمودار ہونے لگا، بالخصوص ایسے سادہ ابتدائی امور جن کی انجام دہی کے لئے بڑے پیمانے پر زیادہ قوت لگانا پڑتی۔پس کاغذ کی مینوفیکچر کے ابتدائی دور میں چیتھڑوں کو پھاڑنے کا کام خود پیپر مِل ہی میں ہوتا تھا۔اور دھاتی کاموں میں کچ دھاتوں کو کوٹنے کا کام stampingملوں کے ذریعے کیا جاتا تھا۔[17] سلطنتِ رومہ نے ساری کی ساری مشینری کی ابتدائی شکل کو پن چکی کی شکل میں آئندہ نسلوں کے لئے متعین کیا۔[18]

دستکاری کا دور جاتے جاتے ہمیں قطب نما compass، گن پاؤڈر، ٹائپ پرنٹنگ اور خودکار گھڑیال کی ایجادات دے گیا۔لیکن مجموعی طور پر مشینری نے اتنا معمولی کردار ادا کیا جو آدم سمتھ اسے محن کی تقسیمِ کار سے موازنہ کرتے ہوئے تفویض کرتا ہے۔[19] سترھویں صدی میں مشینری کا خال خال استعمال بہت زیادہ اہمیت کا حامل تھا کیونکہ اس نے اُس وقت کے ریاضی دانوں کو ایک عملی بنیاد فراہم کی اور میکانیات کو سائنس کی تشکیل کے سلسلے میں متحرک کیا۔

کُلیاتی مزدور، جو کثیر تعداد کے جزویاتی مزدوروں کے اکٹھ سے بنتا ہے، مشینری ہے، یہ خاص طور پر مینوفیکچر کے دور کی خاصیت ہے۔وہ مختلف امور جنہیں شے کا پیداکار باری باری سرانجام دیتا ہے اور جو پیداواری عمل میں ایک دوسرے میں ضم ہو جاتے ہیں، مختلف انداز میں اُس پر ذمہ داریاں ڈالتے ہیں۔ایک امر میں اُسے زیادہ قوت لگانا ضروری ہے، دوسرے میں زیادہ مہارت اور تیسرے میں زیادہ توجہ؛ اور ایک ہی فرد میں یہ تمام خصوصیات مساوی طور پر موجود نہیں ہوتیں۔جب ایک بار مینوفیکچر مختلف امور کو الگ الگ، خودمختار اور تنہا کر دیتی ہے تو مزدوروں کی نمایاں خصوصیات کو مدِنظر رکھتے ہوئے اُن کی تقسیم، درجہ بندی اور گروہ بندی کر دی جاتی ہے۔اگر ایک طرف اُن کی فطری صلاحیتیں وہ بنیاد ہیں جسے مدِنظر رکھتے ہوئے محن کی تقسیمِ کار تشکیل دی جاتی ہے، تو دوسری طرف، جب ایک بار مینوفیکچر نافذ ہو جائے تو ان میں ایسی نئی قوتیں تشکیل دیتی ہے جو فطری طور پر ہی محدود اور خاص خاص امور کی انجام دہی کے لئے موزوں ہوتی ہیں۔اب کُلیاتی مزدور میں پیداوار کے لئے درکار تمام

خصوصیات مہارت کے مساوی درجے میں یکجا ہو چکی ہیں اور وہ اپنے تمام اعضاء کو مکمل طور پر بروئے کار لاتے ہوئے اُنہیں بہت کفایت سے استعمال کرتا ہے۔ یہ اعضا مخصوص مزدور یا مزدوروں کے جتھوں پر مشتمل ہوتے ہیں جو اپنے ذمے مناصب کی انجام دہی کرتے ہیں۔[20] جزویاتی مزدور کی یکسانگی اور خامیاں اُس وقت حُسن بن جاتے ہیں جب وہ [مزدور] کُلیاتی مزدوروں کا حصہ ہو جائے۔[21] صرف ایک کام کرنے کی عادت اُسے کبھی نہ چوکنے والے آلے میں بدل دیتی ہے؛ جبکہ سارے میکانزم کے ساتھ اُس کا ربط اُس کو مشین کے پُرزے کے انداز کی باقاعدگی سے کام کرنے پر مجبور کرتا ہے۔[22]

چونکہ کُلّیاتی مزدور کے ذمے سادہ و پیچیدہ اور بلند و پست تمام اقسام کے مناصب ہوتے ہیں، اُس کے ارا کین یعنی محن کی انفرادی قوتیں، تربیت کے مختلف مدارج کی محتاج ہوتی ہیں چنانچہ اُن کی اقدار بھی مختلف ہونی چاہئیں۔ یہی وجہ ہے کہ مینوفیکچر محن کی قوتوں کا ایک درجہ بدرجہ سلسلہ (hierarchy) قائم کر دیتی ہے جس کے مطابق اُجرتوں کا میزان scale وضع ہوتا ہے۔ اگر ایک طرف انفرادی مزدوروں کو زندگی بھر کے لئے ایک محدود کام کے لئے حاصل کر لیا جاتا ہے تو دوسری طرف درجہ بدرجہ لڑی hierarchy کے مختلف افعال مزدوروں کے درمیان اُن کی فطری اور تحصیل شدہ صلاصیتوں کے مطابق تقسیم ہوتے ہیں۔[23] تاہم ہر پیداواری عمل میں ایسی سادہ خوش سلیقگیاں درکار ہوتی ہیں جن کی انجام دہی کا ہر شخص اہل ہے۔ لیکن اب وہ بھی اس زیادہ فعال عمل کے مرحلوں سے ٹوٹ کر علیحدہ ہو کر اکیلے افعال بن چکے ہیں اور معین کئے گئے خاص مزدوروں کے تنہا امور بن چکے ہیں۔ پس مینوفیکچر اپنے اختیار میں آنے والی ہر دستکاری میں نام نہاد غیر ہنر یافتہ مزدوروں کا ایک گروہ پا لیتی ہے__ ایک ایسا گروہ جسے دستکاری کی صنعت مکمل طور پر خارج کر دیتی تھی۔ اگر یہ کسی فرد کی کُل استعدادِ کار کے عوض کسی یک رُخی تخصیص کو ایک کمال میں ترقی دے دیتی ہے، تو یہ تمام کی تمام ترقی کی عدم موجودگی کو ایک تخصیص کا درجہ دینے کا آغاز بھی کر دیتی ہے۔ سلسلہ وار درجہ بندی hierarchic gradation کے ساتھ ساتھ مزدوروں کو ہنر یافتہ اور غیر ہنر یافتہ کی سادہ تقسیم بھی عمل میں آتی ہے۔ آخر الذکر میں شاگردی کا خرچ ختم ہو جاتا ہے اور اول الذکر میں یہ دستکار کی نسبت سے کم ہو جاتا ہے، اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ امور کو سادہ تر بنا دیا گیا ہے۔ ہر دو معاملات میں قوتِ محن کی قدر ہی کم ہوتی ہے۔[24] اس اصول کا ایک استثنائی پہلو اُس وقت صادق آتا ہے جب بھی عملِ محن کی تقسیم decomposition نئے اور جامع امور حاصل کر لے، جن کی یا تو سرے سے کوئی جگہ ہی نہیں ہوتی یا پھر دستکاری میں بڑی معمولی سی۔ قوتِ محن کی قدر میں ایسی کمی جس کی وجہ سے شاگردی کے اخراجات کا خاتمہ یا کمی ہو تو قدرِ زائد سرمایہ دار کے حق میں براہِ راست بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ ہر وہ چیز جو قوتِ محن کی بحالی کے لئے درکار لازمی وقتِ محن میں کمی کرتی ہے، محنِ زائد کی حدود کو پھیلا دیتی ہے۔

فصلِ چہارم

SECTION. 4

محن کی تقسیمِ کار مینوفیکچر میں، اور محن کی تقسیمِ کار معاشرے میں

DIVISION OF LABOUR IN MANUFACTURE, AND DIVISION OF LABOUR IN SOCIETY

پہلے ہم نے مینوفیکچر کے آغاز کا جائزہ لیا، پھر اُس کے سادہ اجزاء کا، پھر جزویاتی مزدور اور اُس کے اوزاروں کا، اور آخر میں اس میکانزم کی کُلیت کا۔ اب ہمیں مینوفیکچر میں محن کی تقسیم اور محن کی سماجی تقسیم کے مابین پائے جانے والے تعلق کا سرسری جائزہ لینا ہے جو اشیاء کی تمام پیداوار کی بنیاد بنتا ہے۔

اگر ہم صرف محن ہی کو مدِ نظر رکھیں تو ہم سماجی پیداوار کی علیحدگی کو اس کی دو بنیادی تقسیموں یا genera میں دیکھ سکیں گے، یعنی زراعت اور صنعتوں وغیرہ کو محن کی عمومی تقسیم کے حوالے سے، اور ان خاندانوں کی ذیلی اقسام میں تقسیم کو محن کی خصوصی تقسیم کے حوالے سے، اور کارگاہ کے اندر محن کی تقسیم کو محن کی واحد یا جزویاتی تقسیم کے حوالے سے۔[25]

ایک معاشرے میں محن کی تقسیمِ کار اور اُس سے جُڑت رکھنے والے افراد کو ایک خاص شعبے میں جکڑ دینا اپنے آپ کو بالکل مینوفیکچر میں محن کی تقسیمِ کار کی مانند، مخالف نقطہ ہائے آغاز سے ارتقا دیتا ہے۔ ایک کنبے کے اندر[26] اور مزید ارتقا پا کر ایک قبیلے کے اندر محن کی تقسیمِ کار کی ایک ایسی فطری شکل جنم لیتی ہے جس کا باعث جنس اور عمر کے تضادات بنتے ہیں، ایک ایسی تقسیم جو نتیجتاً خالص جسمانی بنیادوں پر مبنی ہوتی ہے۔ اور یہ تقسیم اپنے موادوں کو کمیونٹی کے پھیلاؤ، آبادی میں اضافے اور بالخصوص مختلف قبائل کی آویزش سے اور ایک قبیلے کے دوسرے قبیلے پر غلبہ پانے سے وسعت دیتی ہے۔ دوسری طرف __ جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے __ مصنوعات کا مبادلہ اُس مقام سے جنم لیتا ہے جہاں مختلف کنبے، قبائل، معاشرتی ڈھانچے، ایک دوسرے سے تعلق میں آتے ہیں کیونکہ تہذیب کے آغاز میں کنبے اور قبائل وغیرہ ایک دوسرے سے آزاد سطح پر میل ملاپ کرتے تھے نہ کہ نجی افراد۔ مختلف معاشرتی ڈھانچے اپنے فطری ماحول سے مختلف قسم کے ذرائع پیداوار اور مختلف قسم کے ذرائع بقا حاصل کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کے طبعِ پیداوار، طرزِ بود و باش، اور مصنوعات مختلف ہیں۔ یہ خود بخود ترقی پا جانے والا فرق ہی ہے جو

مختلف معاشروں کے تعلق میں آنے پر مصنوعات کے باہمی مبادلے اور آخر کار ان مصنوعات کے اشیاء میں تبدیلی کا باعث بنتا ہے۔ پیداواری گُروں کے درمیان فرق کو مبادلہ پیدا نہیں کرتا، بلکہ یہ تو صرف اُن کو تعلق میں لاتا ہے جو ماقبل ہی مختلف ہیں۔ پس اُنہیں ایک توسیع شدہ سماج کی مشترکہ پیداوار کی کم وبیش ایک دوسرے پر منحصر شاخوں میں بدل دیتا ہے۔ آخر الذکر مسئلے میں محن کی سماجی تقسیم اُن پیداواری گُروں کے درمیان مبادلے سے جنم لیتی ہے جو بنیادی طور پر مختلف اور ایک دوسرے سے آزاد ہیں۔ موخر الذکر صورت میں، محن کی سماجی تقسیم پیداوار کے مختلف گُرّوں کے مابین مبادلے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو کہ ایک دوسرے سے ممیّز اور آزاد ہیں۔ اول الذکر صورت میں جہاں محن کی جسمانی تقسیم نقطۂ آغاز بنتی ہے، ایک پختہ کُلیت کے مخصوص اجزاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور اصولاً اشیاء کے بیرونی معاشرتوں کی اشیاء سے مبادلے کی وجہ سے ٹوٹ جاتے ہیں؛ اور پھر اپنے آپ کو اس وجہ سے علیحدہ کر لیتے ہیں کہ وہ تنہا بندھن جو ابھی تک کام کی مختلف اقسام کو جوڑے ہوئے ہے مصنوعات کا اشیاء کے بطور مبادلہ ہی ہے۔ ایک صورت میں سابقہ طور پر خود مختار چیز کو تابع کرنا ہے اور دوسری صورت میں ایک تابع چیز کو آزاد۔

محن کی ہر ارتقا یافتہ تقسیمِ کار کی بنیاد، جس کی وجہ اشیاء کا مبادلہ بنتی ہے، قصبے اور دیہات میں پائے جانے والے فرق کے باعث ہے۔ 27 یہ کہا جا سکتا ہے کہ سماج کی تمام معاشی تاریخ کو اس تضاد antithesis کی حرکت میں سمیٹا جا سکتا ہے، تاہم فی الوقت ہم اسے نظر انداز کرتے ہیں۔

جس طرح بیک وقت لگائے جانے والے مزدوروں کی ایک خاص تعداد مینوفیکچر میں محن کی تقسیمِ کار کے لئے مادی ضرورت ہے، اسی طرح آبادی کی تعداد اور گنجان پن ـــ جو یہاں ایک کارگاہ میں اجماع سے مطابقت ہے ـــ سماج میں محن کی تقسیم کے لئے لازمی شرط ہے۔ 28 تاہم یہ گنجان پن کسی حد تک متعلقاتی چیز ہے۔ نسبتاً کم آبادی والا ملک جس میں زیادہ ترقی یافتہ ذرائع نقل وحرکت ہوں ایک ایسے ملک کی نسبت زیادہ مرتکز آبادی کا حامل ہوتا ہے جس کے نفوس کی تعداد تو زیادہ ہو مگر ذرائع نقل وحرکت اتنے ترقی یافتہ نہ ہوں۔ مثلاً اس لحاظ سے متحدہ امریکہ کی شمالی ریاستیں انڈیا کی بہ نسبت زیادہ گنجان آباد ہیں۔ 29

چونکہ اشیاء کی پیداوار اور گردش سرمایہ دارانہ طرزِ پیداوار کی عمومی لازمیتیں ہیں، چنانچہ مینوفیکچر میں محن کی تقسیمِ کار اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ کم از کم سماج میں محن کی تقسیمِ کار کو ماقبل ہی ارتقا کا ایک خاص درجہ حاصل کر لینا چاہئے۔ اس کے برعکس، اول الذکر تقسیمِ کار ثانی الذکر پر ردِعمل ظاہر کرتے ہوئے اُسے ترقی دیتی ہے اور اس کی تضریب کرتی ہے۔ آلاتِ محن کی تخصیص کے ساتھ ہی اُن آلات کو بنانے والی صنعتیں بہت زیادہ مخصوص ہوتی جاتی ہیں۔ 30 اگر مینوفیکچر کا نظام ایک ایسی صنعت پر نافذ کر دیا جائے جو ماقبل دوسری صنعتوں کے ساتھ مادر صنعت یا

ماتحت صنعت کے تعلق میں جاری تھی، اور اگر اس کو ایک پیداکار جاری رکھے ہوئے تھا تو یہ دفعتاً اُس سے ربط توڑ لیں گی اور آزاد و خود مختار ہو جائیں گی۔ اگر یہ [یعنی مینوفیکچر] ایک شے کی پیداوار کے سلسلے میں آنے والے مدارج میں سے کسی خاص پر لاگو ہو جائے تو اس [شے] کی پیداوار کے دیگر مدارج بہت سی آزاد صنعتوں میں بدل جائیں۔ یہ پہلے ہی کہا جا چکا ہے کہ جہاں ایک مکمل طور پر تیار شدہ چیز مختلف حصوں کے باہم جوڑنے سے بنی ہو وہاں جزوی امور اپنے آپ کو حقیقی اور الگ دستکاریوں کی صورت میں ایک بار پھر قائم کر سکتے ہیں۔ مینوفیکچر میں محن کی تقسیمِ کار کو زیادہ موثر انداز میں جاری رکھنے کے لئے، پیداوار کی ایک تنہا شاخ اپنے خام موادوں کے تنوع کے مطابق یا اُن مختلف اشکال کے مطابق جو ایک ہی خام مال اختیار کر سکتا ہے، کئی قسم کے اور کسی حد تک مینوفیکچر کی بالکل نئی اقسام میں منقسم ہو جاتی ہے۔ جس طرح صرف فرانس ہی میں اٹھارہویں صدی کے نصفِ اول میں ریشمی کپڑے کی 100 سے زیادہ اقسام کا کپڑا بُنا جاتا تھا۔ Avignon میں اس بات کو قانون کا درجہ حاصل تھا کہ ''ہر کار آموز (شاگرد) اپنے آپ کو کپڑا سازی کی صرف ایک قسم کے ساتھ وقف کر دے اور بیک وقت کئی اقسام کے کپڑے کی تیاری کے امور نہ سیکھنا شروع کر دے۔'' محن کی علاقائی تقسیمِ کار کو ___ جو ایک ملک کے خاص اضلاع کے ساتھ پیداوار کی خاص شاخیں مخصوص کر دیتی ہے ___ مینوفیکچر کے نظام میں ایسا تازہ محرک موصول ہوتا ہے جو ہر خاص منفعت کو حاصل کر لیتا ہے۔ [31] آبادیاتی نظام اور عالمی منڈیوں کا کُھل جانا، جو دونوں مینوفیکچر کے عہد کے وجود کی عمومی شرائط میں شامل ہوتے ہیں، سماج میں محن کی تقسیمِ کار کو رواج دینے کے لئے بڑا اہم مواد فراہم کرتے ہیں۔ اس مقام پر ہم اس تفصیل میں نہیں جا سکتے کہ محن کی تقسیمِ کار سماج کے نہ صرف معاشی بلکہ دوسرے تمام کُروں پر کس طرح سے حاوی ہو جاتی ہے، اور ہر جگہ پر اس بات کی بنا ڈالتی ہے کہ افراد کو یک رخی مہارت دینے اور اس طرح ان کی انواع بنانے کا حاوی نظام جو ایک فرد میں دوسری تمام خوبیوں کے بدلے صرف ایک گُن پروان چڑھاتا ہے، اور جس نے آدم سمتھ کے استاد، اے فرگوسن کو یہ کہنے پر مجبور کیا: ''ہم تو غلاموں کی قوم تشکیل دیتے ہیں اور ہمارے پاس کوئی آزاد فرد موجود نہیں ہے۔'' [32]

لیکن اُنہیں مربوط کرنے والی بہت ساری مطابقتوں اور بندھنوں کے باوجود، ایک سماج کے اندر اور ایک کارگاہ کے اندر محن کی تقسیمِ کار درجہ اور قسم ہر دو اعتبار سے مختلف ہوتی ہے ۔ یہ مطابقت اس وقت کافی حد تک غیر متنازعہ دکھائی دیتی ہے جب ایک نظر نہ آنے والا بندھن تجارت کی شاخوں کو آپس میں جوڑ رہا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر بھیڑیں پالنے والا cattle breeder کھال پیدا کرتا ہے، دباغت کرنے والا tanner اس کھال کو چمڑے میں اور موچی اس چمڑے کو جوتے میں بدل دیتا ہے۔ یہاں اِن میں سے ہر فرد کی تیار کردہ چیز اُس آخری بُنتر کی جانب محض ایک قدم ہے جو ان تمام کے محنوں کی مشترکہ مصنوعہ ہے۔ اس کے علاوہ بہت ساری صنعتیں ایسی

موجود ہیں جو مویشی پالنے والوں، کھال پیدا کرنے والوں، اور جوتے بنانے والوں کو ذرائع پیداوار مہیا کرتی ہیں۔اب آدم سمتھ کے نقطۂ نظر سے یہ بات سمجھنا کافی حد تک ممکن ہو چکا ہے کہ مندرجہ بالا محن کی سماجی تقسیمِ کار اور مینوفیکچر میں اس کی تقسیم کے مابین فرق محض موضوعی ہے جو صرف مشاہدہ کرنے والے کو دکھائی دیتا ہے اور جو مینوفیکچر میں ایک ہی نظر میں جان جاتا ہے کہ تمام امور کی انجام دہی ایک ہی جگہ پر جاری ہے جبکہ اوپر والی مثال میں کام کا وسیع علاقوں پر پھیل جانا، اور محن کی ہر شاخ میں بہت سارے لوگوں کا لگا دیا جانا اس ربط کو دھندلا دیتے ہیں۔ [33] پھر وہ کیا ہے جو مویشی پالنے والے، کھال پیدا کرنے والے، اور جوتا بنانے والوں کے آزاد محنوں کو مربوط کرتا ہے؟ یہ حقیقت ہے کہ اُن کی اپنی اپنی مصنوعات اشیا ہیں۔ [34] پھر دوسری طرف مینوفیکچر میں محن کی تقسیمِ کار کو کون سی چیز معنی دیتی ہے؟ یہ تو صرف تمام جزویاتی مزدوروں کی مشترکہ مصنوعہ ہے جو شے بن جاتی ہے۔ [35]

سماج میں محن کی تقسیمِ کار صنعت کی مختلف شاخوں کی مصنوعہ کی خرید و فروخت کے باعث پروان چڑھتی ہے، جبکہ ایک کارگاہ میں جزوی امور کے مابین ربط کی وجہ بہت سارے مزدوروں کی قوتِ محن کا ایک ایسے سرمایہ دار کے ہاتھ بِک جانا ہے جو اُنہیں مشترکہ قوتِ محن کی حیثیت سے لگا دیتا ہے۔ کارگاہ کے اندر محن کی تقسیمِ کار کا مطلب ہے ذرائع پیداوار کا سرمایہ دار کے ہاتھ میں مرتکز ہو جانا، جبکہ معاشرے میں محن کی تقسیمِ کار سے مراد ان [ذرائع پیداوار] کا بہت سارے آزاد پیداکاورں کے ہاتھوں میں بکھر جانا ہے۔ جبکہ کارگاہ کے اندر اندر تناسب کا آہنی قانون مزدوروں کی مخصوص تعداد کو مخصوص مناصب کے تابع کر دیتا ہے؛ کارگاہ سے باہر سماج میں موقع اور من مرضی پیداکاروں اور اُن کے ذرائع پیداوار کی صنعت کی مختلف شاخوں میں تقسیم کے سلسلے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ پیداوار کے مختلف کُرے مسلسل توازن میں آنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں چونکہ ایک طرف تو شے کا ہر پیداکار ایک قدرِ صرف پیدا کرنے کا پابند ہے تاکہ مخصوص سماجی حاجات کی تسکین ہو سکے اور چونکہ ان حاجات کی وسعت مقداری طور پر بھی مختلف ہوتی ہے اس کے باوجود ایک ایسا داخلی تعلق موجود رہتا ہے جو ان نسبتوں کو ایک باقاعدہ نظام کی شکل دیتا ہے، اس نظام کی نشو و نما کسی حد تک خودکار ہوتی ہے؛ اور دوسری طرف اشیاء کی قدر کا قانون آخرکار اس بات کی تعیین کرتا ہے کہ اس کے قابلِ استعمال وقتِ محن کے کتنے حصے کو معاشرہ اشیاء کی ایک مخصوص نوع پر خرچ کر سکتا ہے۔ لیکن پیداوار کے مختلف کُروں کا توازن کی طرف یہ مسلسل رُجحان اِس توازن کے مسلسل بگڑتے رہنے کے خلاف ردِ عمل کے طور پر ہی ممکن ہوتا ہے۔ وہ مجرد اصولوں پر مبنی نظام جس کے تحت کارگاہ کے اندر محن کی تقسیمِ کار کو باقاعدگی سے اختیار کیا جاتا ہے معاشرے کے اندر ہونے والی محن کی تقسیمِ کار کی ایسی *a posteriore* فطرت کی لاگو کی گئی ایسی لازمیت بن جاتی ہے جو پیداکاروں کی بے قانون من مرضی کو قابو میں لاتی ہے اور جسے منڈی کی قیمتوں کے سمتی اتار چڑھاؤ میں دیکھا جا سکتا ہے۔ کارگاہ کے اندر محن کی تقسیمِ کار سرمایہ دار

کے مزدوروں پر غیر متنازعہ اختیارات پر دلالت کرتی ہے، اور یہ مزدور اُس کے ملکیتی میکانزم کے محض حصے ہی ہیں۔ سماج کے اندر محن کی تقسیمِ کار اشیاء کے آزاد پیداکاروں کے مابین ربط پیدا کرتی ہے جو سوائے مقابلے کے کسی اور حاکمیت کو تسلیم نہیں کرتے، یعنی ایسا جبر جو اُن کے باہمی مفادات کے دباؤ کی وجہ سے ہے، جیسے حیوانی بادشاہت میں "The war of all aganist every body" کا قانون ہی کم وبیش ہر نسل species کی بقا کا ضامن ہوتا ہے۔ یہی بورژوا ذہن جو کارگاہ میں محن کی تقسیم کی تعریف کرتا ہے، یعنی ایک جزوی امر میں مزدور کے پوری زندگی کے اشتمال کے بطور، اور سرمائے کے آگے اُس کی مکمل ماتحتی، مطلب یہ کہ ایک پوری تنظیم کے جو اس کی افزودگی میں اضافہ کرتی ہے__ یہی بورژوا ذہنیت سماجی انتظام socity control اور پیداواری نظام منضبط کرنے کی ہر شعوری کوشش کی اتنی شدت کے ساتھ مخالفت کرتی ہے کہ گویا یہ متبرک اشیا، جیسا کہ ملکیت کے حقوق، آزادی، اور ایک انفرادی سرمایہ دار کے فائدے کے لامحدود وسائل، کی توہین ہے۔ یہ بات بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ نظامِ کارخانہ کے جوشیلے عذرخواہوں کے پاس معاشرے کے عمومی محن کی تنظیم کے خلاف اور کچھ کہنے کو نہیں سوائے اس کے کہ کسی دن یہ پورے سماج کو ایک وسیع فیکٹری میں بدل دے گا۔

اگر سرمایہ دارانہ نظامِ پیداوار کے حامل معاشرے میں، محن کی سماجی تقسیمِ کار کے سلسلے میں انارکی اور کارگاہ کے اندر محن کی تقسیمِ کار کے سلسلے میں مطلق العنانی، ایک دوسرے کیلئے لازمی شرائط بن جائیں تو ہم اس کے برخلاف یہ دیکھیں گے کہ سماج کی وہ ابتدائی بُنتریں جن میں پیشوں کی علیحدگی خود سے ارتقا پا گئی، پھر ان میں شفافیت آئی اور آخر کار قانون کے ذریعے اسے دوام حاصل ہوگیا۔ ایک طرف یہ ایک منظور شدہ اور آمرانہ منصوبے کے مطابق معاشرے کے محن کی تنظیم ہے، اور دوسری طرف کارگاہ کے اندر محن کی تقسیمِ کار کا داخلی اخراج، یا پھر تمام مواقع پر اُسی کی پست تر یا ضمنی اور حادثاتی ترقی ہی ہے۔36

ہندوستان کے وہ چھوٹے چھوٹے اور قدیم ترین معاشرتی ڈھانچے، جن میں سے کچھ آج بھی موجود ہیں، زمین کی مشترکہ ملکیت، زراعت اور دستکاری کے ملاپ، اور محن کی ایک ناقابلِ تبدیل تقسیمِ کار پر استوار ہوئے ہیں، پھر جب کبھی ایک نئی کمیونٹی کا آغاز ہوتا ہے، تو یہ بنے بنائے پلان کا کام دیتے ہیں۔ ایک سو سے کئی ہزار ایکڑ تک کے علاقے پر قبضہ جما کر ان میں سے ہر کوئی ایک ٹھوس کُلیت تشکیل دیتا ہے جو اپنی ہر قسم کی ضروریات پیدا کرتا ہے۔ مصنوعات کا بڑا حصہ براہِ راست کمیونٹی کے استعمال میں آتا ہے، اور شے کی بنتر نہیں پاتا۔ پس یہاں پیداوار محن کی اُس تقسیمِ کار سے آزاد ہے جو ہندوستانی معاشرے میں مجموعی طور پر اشیاء کے مبادلے کے سبب سے تشکیل پاتی ہے۔ یہ صرف فالتو [پیداوار] ہی ہے جو شے بن جاتی ہے اور اس کا بھی ایک حصہ، جو ریاست کے ہاتھ میں نہ پہنچے، جس کے ہاتھ میں ان پیداواروں کی ایک مخصوص مقدار ازمنۂ قدیم ہی سے جنس کی شکل میں لگان کی ذیل میں

جاتی رہی ۔ ہندوستان کے مختلف علاقوں میں ان معاشرتی ڈھانچوں کی ساخت میں فرق پایا جاتا ہے۔ان میں سے جن کی ساخت انتہائی سادہ ہے وہاں زمین اب بھی مشترک طور پر زیرِ کاشت لائی جاتی ہےاوراس کی پیداوار اراکین میں تقسیم کر دی جاتی ہے۔اس کے ساتھ ہی کتائی اور بُنائی ہر خاندان میں معاون صنعتوں subsidiary industries کی حیثیت سے جاری ہیں۔ایک ہی کام پر اکٹھے ہونے والے عوام الناس ے ساتھ ساتھ ہمیں ایک 'بڑا' "chief inhabitant" بھی نظر آتا ہے جو بیک وقت منصف، پولیس اور ٹیکس اکٹھا کرنے والا ہے؛ کھاتہ دار جو زیرِ کاشت رقبے اوراس سے متعلقہ ہر چیز کا حساب کتاب رکھتا ہے؛ ایک اور دفتری آدمی ہوتا ہے جو جرائم پیشہ افراد پر مقدمے چلاتا ہے، اجنبیوں کو تحفظ فراہم کرتا ہے اور اُنہیں اگلے گاؤں کا راستہ دکھاتا ہے۔ پھر چوکیدار ہے جو قریبی آبادیوں communities سے اپنی حدود کا تحفظ کرتا ہے؛ پھر منتظمِ آب water-overseer ہے جو آبپاشی کے لئے ٹینکوں سے پانی تقسیم کرتا ہے؛ پھر براہمن ہے جو مذہبی خدمات کا اہتمام کرتا ہے؛ سکول ماسٹر ریت پر بیٹھ کر بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھاتا ہے۔ پھر فال نکالنے والا براہمن یا نجومی ہے جو بوائی اور کٹائی اور زراعت سے متعلقہ ہر قسم کے کام کی بابت نیک اور بد دِنوں کا تعین کرتا ہے۔ایک لوہار اور ایک بڑھئی ہے جو تمام زراعتی آلات کی مرمت اور تیاری کا کام کرتے ہیں، کمہار جو گاؤں کے تمام قسم کے برتن بناتا ہے۔ جراح اور دھوبی جو کپڑے دھوتا ہے، چاندی کا کام کرنے والا اور کہیں کہیں شاعر بھی نظر آتا ہے جو کسی کمیونٹی میں silversmith اور کسی میں سکول ماسٹر کی جگہ کام کرتا ہے۔ان بارہ افراد کے اخراجات پوری کمیونٹی کے تعاون سے چلتے ہیں۔اگر آبادی میں اضافہ ہو جائے تو پرانی کمیونٹی کی طرز پر ایک نئی کمیونٹی کی بنیاد رکھی جاتی ہے یعنی قبضے کے بغیر زمین پر۔اس پورے میکانزم میں محن کی ایک منظم تقسیمِ کار نظر آتی ہے، لیکن مینوفیکچر کے طرز کی تقسیم یہاں ناممکن ہے، کیونکہ لوہار اور بڑھئی وغیرہ کے پاس نہ بدلنے والی منڈی ہوتی ہے اور دیہات کے حجم کے مطابق اکثر یا دو سے تین دیہات ہوتے ہیں۔[37] وہ قانون جو کمیونٹی میں محن کی تقسیمِ کار کو منضبط کرتا ہے، قانونِ فطرت کے نا قابلِ مزاحم قانون کے انداز میں کام کرتا ہے، اسی وقت کہ جب ہر انفرادی دستکار یعنی لوہار، بڑھئی، وغیرہ وغیرہ اپنی کارگاہ میں دستکاری کے تمام امور کو روائتی مگر آزادانہ طور پر، اور کسی قسم حاکمیت کو تسلیم کئے بغیر ہی سرانجام دیتے ہیں۔ان خودکفیل سماجوں میں پیداوار کے نظم وانضباط کی سادگی مسلسل ایک ہی ہُنر میں اپنی تخلیقِ نو کرتی ہیں، اور جب حادثاتی طور پر تباہی کا شکار ہو جائیں تو اُسی جگہ پر اُسی نام [38] کے ساتھ دوبارہ کِھل اُٹھتی ہیں__ یہی سادگی قدیمی ایشیائی معاشرتوں کی اس غیر تغیر پذیری کے راز کا سراغ فراہم کرتی ہے جو کہ ایشیائی ریاستوں اور حکمران خاندانوں کے مسلسل ختم ہونے اور ان کے مسلسل دوبارہ قائم ہونے کی صورتِ حال سے متضاد ایک طرح کا ٹھہراؤ ہے۔سماج کے معاشیاتی عوامل کا ڈھانچہ سیاسی آسمان کے طوفانی بادلوں سے مکمل طور پر محفوظ رہتا ہے۔

گِلڈز guilds کے قوانین نے، جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں، اُن کارآموزوں اور چل پھر کر کام کرنے والوں journeymen کی تعداد کو سختی سے محدود کرتے ہوئے جنہیں ایک مالک کام پر لگا سکتا ہے اُسے سرمایہ دار بننے سے روک دیا۔ یہ بھی ہے کہ کسی چل پھر کر کام کرنے والے کو کسی اور دستکاری میں نہ لگا سکتا تھا سوائے اس کے جس کا وہ ماہر ہوتا تھا۔ گِلڈ نے تاجرانہ سرمائے کی ہر دراندازی کو بڑے پُر جوش انداز میں رد کر دیا جو کہ آزاد سرمائے کی واحد ہیئت تھی اور جس کے ساتھ وہ رابطے میں آ سکتے ہیں۔ ایک تاجر ہر قسم کی شے تو خرید سکتا تھا مگر وہ محنت کو شے کی ذیل میں خریدنے کا مجاز نہیں تھا۔ اس کا وجود ان کی خاموشی اور اجازت کا مرہون منت تھا جو کہ دستکاری کی مصنوعات کا تاجر ہونے کے ناتے تھا۔ اگر حالات محنت کی مزید تقسیم کا تقاضا کرتے تو اُس وقت کے گِلڈ اُنہیں مختلف انواع میں ٹکڑے کر دیتے، یا پھر پرانوں کے ساتھ ساتھ نئے گِلڈ کی بنیاد رکھتے۔ تاہم یہ سب کچھ مختلف دستکاریوں کو ایک ہی کارگاہ میں اکٹھا کئے بغیر ہی کیا جاتا۔ پس گِلڈ کا انتظام وانصرام، چاہے اس نے دستکاریوں کو الگ الگ، تنہا اور اکملیت دیتے ہوئے مینوفیکچر کے وجود کے لئے کیسے ہی مادی لوازم بہم پہنچائے، مگر اس نے کارگاہ میں محنت کی تقسیمِ کار سے احتراز ہی کیا۔ مجموعی طور پر مزدور اور اُس کے ذرائع پیداوار ایک جان ہی رہے، جیسے گھونگا اپنے خول میں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گِلڈ میں مینوفیکچر کی اولین بنیاد کا فقدان ہی رہا، مطلب یہ کہ مزدوروں کو اُن کے ذرائع پیداوار سے الگ کر کے ان ذرائع کو سرمائے میں بدلنا۔

جب سماج میں محنت کی تقسیمِ کار انتہائی مختلف معاشروں میں مشترک ہو — چاہے اشیاء کا مبادلہ ایسی تقسیم کی وجہ بنے یا نہ بنے — تو مینوفیکچر کے طور طریقے کے مطابق کارگاہ میں محنت کی تقسیمِ کار سرمایہ دارانہ طبع پیداوار ہی کی خاص پیداوار ہوتی ہے۔

فصلِ پنجم:

مینوفیکچر کا سرمایہ دارانہ خاصہ

SECTION. 5

THE CAPITALISTIC CHARACTER OF MANUFACTURE

ایک سرمایہ دار کے اختیار میں مزدوروں کی بڑھی ہوئی تعداد جس طرح اشتراکِ عمل کا فطرتاً عمومی حیثیت سے نقطۂ آغاز ہے اسی طرح یہ خصوصی حیثیت سے مینوفیکچر کا نقطۂ آغاز ہے۔ لیکن مینوفیکچر میں محنت کی تقسیمِ کار مزدوروں کی تعداد میں اس اضافے کو ایک تکنیکی لازمیت بنا دیتی ہے۔ مزدوروں کی وہ کم از کم تعداد جو ایک سرمایہ دار لگانے پر مجبور ہے اُسے یہاں محنت کی پہلے سے قائم کی گئی تقسیمِ کار متعین کرتی ہے۔ دوسری طرف مزید تقسیم کے فوائد صرف اس وقت حاصل کئے جا سکیں گے جب مزدوروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا، اور ایسا محض مختلف جز وقتی جتھوں کی انواع و اقسام کے اضافے ہی سے ممکن ہے۔ لیکن لگائے گئے سرمائے کے تغیر پذیر اجزاء میں اضافہ اس کے بقا پذیر اجزاء میں بڑھت کو بھی یقینی بناتا ہے، مطلب یہ ہوا کہ کارگاہوں، اور آلات وغیرہ میں، اور خاص طور پر خام مال میں جس کی ضرورت مزدوروں کی تعداد میں اضافے سے بھی زیادہ رفتار سے پڑتی ہے۔ اس کی جتنی مقدار کو مزدوروں کی خاص تعداد ایک خاص وقت میں خرچ کرتی ہے وہ اسی تناسب میں بڑھے گی جس میں تقسیمِ کار کے نتیجے میں محنت کی پیداواری قوت بڑھتی ہے۔ پس یہ مینوفیکچر کی نوعیت پر منحصر ایک ایسا قانون ہے کہ سرمائے کی وہ کم از کم مقدار جو ہر سرمایہ دار کے پاس ہونی ضروری ہے، بڑھتی رہنی چاہیئے۔ دوسرے لفظوں میں سماجی ذرائع پیداوار اور ذرائع بقا کی سرمائے میں تبدیلی کو بڑھتے رہنا چاہیئے۔ 39

سادہ اشتراکِ عمل کی مانند مینوفیکچر میں بھی، کام کرنے والا اجتماعی organism سرمائے کے وجود کی ایک شکل ہے۔ وہ میکانزم جس کی ساخت متعدد انفرادی جز وقتی مزدوروں پر مبنی ہو سرمایہ دار کی ملکیت ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مزدوروں کے اشتراک کے نتیجے میں حاصل ہونے والی پیداواری قوت یوں لگتا ہے جیسے سرمائے کی پیداواری قوت ہو۔ مینوفیکچر نہ صرف پہلے سے آزادانہ کام کرنے والے مزدور کو سرمائے کے نظم و اختیار میں دیتی ہے، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ یہ خود مزدور کی بھی اوپر سے نیچے درجہ بندی کرتی ہے۔ اگر سادہ اشتراکِ عمل آزاد آدمی کے کام کی نوعیت پر کافی حد تک اثر انداز نہیں ہوتا، تو مینوفیکچر اُسے مکمل طور پر انقلاب سے آشنا کر دیتی ہے، اور

قوتِ محن کی تو بنیاد ہی بدل دیتی ہے۔ یہ مزدور پر جزویاتی ہنرمندی ٹھونس کر اس کی پیداواری صلاحیتوں اور جبلتوں کی ایک دُنیا کے بدلے اسے بے ہنگم قسم کا معذور بنا دیتی ہے، بالکل La Plata کی ریاستوں کی طرح جہاں کھال یا اون حاصل کرنے کے لئے پورا جانور ہی مار ڈالتے ہیں۔ نہ صرف مختلف افراد کے درمیان بٹنے والا جزویاتی کام بلکہ خود مزدور کو بھی ایک جزوی امر کا حرکت کنندہ بنا دیا جاتا ہے۔[40] چنانچہ Menenius Agrippa کی وہ بے سروپا حکایت درست معلوم ہونے لگتی ہے جس میں انسان کو خود اُسی کے جسم کا فقط ایک حصہ بنا دیا گیا۔[41] پہلے تو مزدور اپنی قوتِ محن کو سرمائے کے آگے بیچتا ہے کیونکہ ایک شے کی پیداوار کے مادی ذرائع اس کے پاس نہیں، لیکن اب اس کی اپنی قوتِ محن اُس وقت تک اپنی خدمات دینے سے انکاری ہے جب تک یہ سرمائے کے ہاتھ بک نہیں جاتی۔ اس کے مناصب کو صرف اُسی ماحول میں سرانجام دیا جا سکتا ہے جو فروخت کے بعد سرمایہ دار کی کارگاہ میں پایا جاتا ہے۔ مینوفیکچر سے متعلقہ مزدور چونکہ آزادانہ طور پر کوئی چیز بنانے کا اہل نہیں ہوتا اس لئے وہ ایسی پیداوارانہ سرگرمی کو محض ایک سرمایہ دار کی کارگاہ کی ضمنیات کی صورت میں ترقی دیتا ہے۔[42] جیسے چنیندہ لوگ اپنی وضع قطع میں اعضائے باری تعالیٰ کی علامات رکھتے ہیں، اسی طرح محن کی تقسیمِ کار مزدوروں پر سرمائے کی ملکیت کی چھاپ لگا دیتی ہے۔

جس علم، بصیرت اور قوتِ فیصلہ کا مظاہرہ __ اگرچہ یہ بہت چھوٹی سطح پر ہے __ دستکار یا آزاد کسان کرتا ہے، بالکل اسی انداز میں جیسے ایک وحشی جنگ کا پورا فن تشکیل دیتا ہے، جس کا سارا دارومدار اُس کی ہوشیاری پر ہے __ کارگاہ کے لئے ان لیاقتوں کی صرف اجتماعی طور پر ضرورت ہے۔ پیداوار میں ذہانت یک سمتی انداز میں بڑھتی ہے، کیونکہ بہت سی دیگر سمتوں میں یہ غائب ہو جاتی ہے۔ جس چیز سے جزویاتی مزدور محروم ہو جاتا ہے وہ اُس سرمائے میں مجتمع ہو جاتی ہے جو اُنہیں استعمال میں لاتا ہے۔[43] manufactures میں محن کی تقسیمِ کار کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مزدور کو پیداواری عمل کی قوتوں کے روبرو آنا پڑتا ہے جو کسی اور کی ملکیت ہیں اور اس کے لئے حاکم قوت ہے۔ اس علیحدگی کا آغاز سادہ اشتراکِ عمل میں ہوتا ہے، جہاں سرمایہ دار ایک تنہا محن کار کے لئے محن کے اشتراک اور مرضی کی نمائندگی کرتا ہے۔ مینوفیکچر میں اسے ارتقا ملتا ہے، جو محن کو ایک جزویاتی مزدور میں تبدیل کر دیتی ہے اور جدید صنعت میں اس کا تکملہ ہو جاتا ہے کیونکہ یہ سائنس کو ایک ایسی پیداواری قوت میں بدل دیتی ہے جو محن سے تخصیص رکھتی ہے اور اِسے سرمائے کی خدمت کے لئے تیار کرتی ہے۔[44]

مینوفیکچر میں اجتماعی مزدور کو اور اُس کے ذریعے سرمائے کو سماجی پیداواری قوت میں ترقی دینے کے لئے ضروری ہے کہ ہر مزدور کو اُس کی انفرادی پیداواری قوت میں کم کیا جائے۔ ''جہالت، اوہام پرستی کی مانند صنعت کی بھی ماں ہے۔ اندیشہ اور واہمہ غلطی کا باعث بنتے ہیں؛ لیکن ہاتھ یا پاؤں کو جنبش دینے کی عادت ان دونوں سے بالا

ہو جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح مینوفیکچر بھی صرف وہاں زیادہ بار آور ثابت ہوتے ہیں جہاں دماغ کا استعمال بہت کم ہو، اور جہاں کارگاہ کو ایک ایسا...انجن تصور کیا جائے جس کے پُرزے انسان ہیں۔" 45 حقیقت یہ ہے کہ 18 ہویں صدی کے وسط میں کچھ مشینی پیدا کار ایسے تھے جو کچھ ایسے امور کے لئے پسماندہ ذہن کے لوگ لگاتے ،جنہیں تجارتی راز کہا جا سکتا ہے۔ 46

آدم سمتھ کہتا ہے: "افراد کی ذہنی صلاحیتوں کا ایک بڑا حصہ اُن کے عام استعمال کے آلات سے تشکیل پاتا ہے۔ جس شخص کی ساری زندگی چند سادہ امور کی انجام دہی میں گزر گئی...اُسے اپنی ذہنی استعداد کو بروئے کار لانے کا کوئی موقع نہیں ملتا...۔ جتنا ایک انسان کے لئے احمق ہونا ممکن ہے وہ عموماً اس حد تک احمق اور جاہل بن کر رہ جاتا ہے۔" جزویاتی مزدوروں کی حماقتوں کو بیان کرنے کے بعد وہ مزید کہتا ہے: "اُس کی جامد زندگی کی یکسانگی اُس کے ذہنی صلاحیتوں کو زنگ آلود کر دیتی ہے....۔ یہ اُس کی جسمانی سرگرمیوں تک کو زنگ آلود کر دیتی ہے، اور اُسے اتنا نااہل بنا دیتی ہے کہ وہ اپنی قوتوں کو پوری اہلیت اور تندہی کے ساتھ اُن آلات کے علاوہ کسی اور پر استعمال ہی نہیں کر سکتا جن پر اُس کی تربیت ہوئی ہے۔ اس انداز میں یوں لگتا ہے جیسے اپنے مخصوص شعبے میں اس کی مہارت اُس کی ذہنی، سماجی اور تنومندانہ خصوصیات کے عوض حاصل ہوئی ہے۔ لیکن ہر ترقی یافتہ اور مہذب سماج میں یہ ایک ایسا درجہ ہے، جس میں محنت کش غریب، مطلب یہ کہ، لوگوں کے ایک جمِ غفیر کو یقیناً گر جانا ہے۔" 47 محن کی تقسیمِ کار کی وجہ سے لوگوں کے ایک جمِ غفیر کو اس تنزلی سے بچانے کے لئے آدم سمتھ ریاست کے ذریعے عوام الناس کی تعلیم کا بندوبست تجویز کرتا ہے، لیکن [یہ تعلیم] بڑی سوجھ بوجھ سے اور چھوٹی چھوٹی خوراک کی شکل میں دی جانی چاہئے۔ اُس کا فرانسیسی مترجم اور مبصر G. Garnier، جو فطری بات ہے کہ تاجِ فرانس اول کے تحت سینیٹر بن گیا تھا، کچھ عجب نہیں کہ اس نقطے پر اُس کی مخالفت کرتا ہے۔ وہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ عوام الناس کی تعلیم محن کی تقسیمِ کار کے اولین قانون میں رخنہ ڈالتی ہے، اور اس کی وجہ سے "ہمارا سارا سماجی نظام بگڑ کر رہ جائے گا۔" وہ کہتا ہے: "محن کی دیگر تمام تقسیموں کی طرح، دستی محن اور ذہنی محن کی تقسیم اس تناسب سے واضح اور حتمی ہے، 48 جس تناسب سے معاشرہ" (وہ اس لفظ کو سرمائے، زمینی ملکیت اور اُن کی ریاست کے لئے بالکل ٹھیک استعمال کرتا ہے) "زیادہ ترقی پا جائے۔ محن کی دوسری تمام تقسیموں کی طرح یہ بھی ماضی ہی کا نتیجہ اور مستقبل کی ترقی کا ذریعہ ہے...تو کیا پھر حکومت کو چاہئے کہ وہ محن کی اس تقسیمِ کار کے خلاف اور اس کی فطری راہ مسدود کرنے کے لئے کام کرے؟ تو کیا اِسے عوامی دولت کا ایک حصہ اس کوشش میں خرچ کر دینا چاہیے کہ محن کے اُن دو طبقوں کو ایک دوسرے میں خلط ملط اور ضم کر دیا جائے جو تقسیم اور علیحدگی کے لئے کوشاں ہیں؟" 49

ذہن اور جسم کا کسی حد تک مفلوج کیا جانا سماج میں بحیثیتِ مجموعی محن کی تقسیمِ کار سے جدا نہیں کیا جا

سکتا۔تاہم چونکہ مینوفیکچر میں محن کی شاخوں کی یہ علیحدگی جاری رہتی ہے، اور یہ بھی ہے کہ اس کی اپنی مخصوص تقسیم ایک فرد کی زندگی کی جڑوں کو نشانہ بناتی ہے، یہ وہ پہلی چیز ہے جو صنعتی علم الابدان pathology کے لئے مواد اور نقطۂ آغاز فراہم کرتی ہے۔50

''ایک شخص کی مزید تقسیم کرنا اس کی گردن زدنی کے مترادف ہے، اگر وہ اس سزا کا حق دار ہے: اسے فریب سے موت کی نذر کر دینا...محن کی تقسیمِ کار ایک سماج کی ہلاکت کے مترادف ہے۔''51

اشتراکِ عمل جس کی بنیاد محن کی تقسیمِ کار، یا دوسرے لفظوں میں مینوفیکچر پر ہو، ایک خود کار تشکیل کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔ جونہی اسے کسی طرح کا استحکام اور توسیع حاصل ہو جائے یہ سرمایہ دارانہ پیداوار کی سند یافتہ باضابطہ اور بااصول ہُنتر بن جاتی ہے۔تاریخ بتاتی ہے کہ مینوفیکچر سے مخصوص، محن کی صحیح معنوں میں تقسیمِ کار کو کیونکر بہترین انداز میں ڈھلی ہوئی ہُنتر اولاً تجربے سے حاصل ہوتی ہے، جیسے یہ پہلے تو اداکاروں کے پسِ پشت تھی، اور پھر گلڈ کی دستکاریوں کی مانند جب یہ ہُنتر حاصل ہو جاتی ہے تو [محن کی تقسیمِ کار] اسے کس طرح اپنی گرفت میں مضبوط رکھنے کی کوشش کرتی ہے، اور کہیں کہیں اس کو صدیوں اُسی حالت میں رکھنے میں کیونکر کامیاب ہوتی ہے۔ اس ہُنتر میں آنے والی کوئی بھی تبدیلی، سوائے معمولی معاملات کے، آلاتِ محن میں بپا ہونے والے انقلابات کی وجہ سے ممکن ہوتی ہے۔ جدید مشینی پیداوار چاہے کہیں بھی اُبھری ہو__ یہاں میرا اشارہ مشینری کی بنیاد پر استوار ہونے والی صنعت کی طرف نہیں__ 'بکھرے ہوئے عناصر' یا تو تیار شدہ حالت ہی میں پاتی ہے اور صرف ان کے اکٹھے ہو جانے کا انتظار کرتی ہے جیسے بڑے بڑے قصبات میں کپڑے کی مینوفیکچر کا معاملہ ہے؛ یا پھر یہ محض کسی بھی دستکاری کے مختلف امور (جیسے جِلد بندی) کو مخصوص افراد کے ذمے لگاتے ہوئے تقسیم کے اصول کو با آسانی لاگو کر سکتی ہے۔ ایسے معاملات میں مختلف امور سرانجام دینے والے ضروری مزدوروں کی تعداد کے تناسب کے تعین کے لئے محض ایک ہفتے کا تجربہ ہی کافی ہوتا ہے۔52

دستکاریوں کے لخت لخت ہونے، آلاتِ محن کے تخصیص میں آ جانے، جزویاتی مزدوروں کے تشکیل پانے، اور پھر آخرالذکر دونوں کو ایک جتھے کی صورت صرف ایک ہی میکانزم میں اکٹھا کرنے سے مینوفیکچر میں محن کی تقسیمِ کار ایک خواصی درجہ بندی، اور پیداوار کے سماجی عمل میں مقداری تناسب اختراع کر لیتی ہے۔ چنانچہ یہ سماج کے محن کو بھی ایک خاص انضباط میں لے آتی ہے، پھر اس کے ساتھ ہی سماج میں نئی پیداواری قوتیں بھی پروان چڑھاتی ہے۔ اپنی مخصوص سرمایہ دارانہ ہُنتر میں مینوفیکچر__ اور مخصوص حالات میں یہ سرمایہ دارانہ ہُنتر کے علاوہ کوئی اور ہُنتر اختیار ہی نہیں کر سکتی __ محض متعلقاتی قدرِ زائد حاصل کرنے کا ایک مخصوص طریقہ ہے، یا پھر ایک مزدور کے عوض سرمائے کے خود کار پھیلاؤ کا حصول، __ اسے عموماً سماجی دولت، ''اقوام کی دولت'' وغیرہ کہا جاتا ہے۔ یہ

نہ صرف مزدور کے بجائے سرمایہ دار کے فائدے کے لئے مزدور کی سماجی پیداواری قوت میں اضافہ کرتی ہے، بلکہ یہ تو ایسا صرف انفرادی مزدوروں کو مفلوج کرتے ہوئے ہی کر سکتی ہے۔ چنانچہ اگر ایک طرف یہ اپنے آپ کو تاریخی طور پر سماج کی معاشی ترقی کے ایک ضروری درجے کے بطور پیش کرتی ہے، تو دوسری طرف یہ استحصال کا تطہیر شدہ اور مہذب طریقہ ہے۔

سیاسی معاشیات، جس کا آغاز ایک آزاد سائنس کی حیثیت سے ابتدائی طور پر مینوفیکچر کے عہد میں ہوا، 53 محن کی سماجی تقسیم کو صرف مینوفیکچر ہی کے نقطۂ نظر سے دیکھتی ہے، اور اس میں محن کی خاص مقدار کے ساتھ اشیاء کی زیادہ مقدار پیدا کرنے، اور نتیجتاً اشیاء کو سستا کرنے اور سرمائے کے ارتکاز کی سُرعت کی اہلیت دیکھتی ہے۔ مقدار اور قدرِ مبادلہ پر اس زور کے برعکس قدیم کلاسیکی دور کے مصنفین کا رویہ ہے جو صرف معیار اور قدرِ صرف ہی کو ترجیح دیتے ہیں۔ 54 پیداوار کی سماجی شاخوں کی علیحدگی کے بعد اشیاء بہتر انداز میں بنائی جاتی ہیں، افراد کے مختلف رجحانات اور لیاقتیں ایک موزوں میدان کا چناؤ کرتی ہیں، 55 اور کسی قسم کی رکاوٹ کے بغیر کہیں بھی اہم نتائج حاصل نہیں کئے جا سکتے۔ 56 پس پیداوار اور پیداکار ہر دو کو محن کی تقسیمِ کار سے ترقی ملتی ہے۔ اگر پیدا شدہ چیزوں کی مقدار کی بڑھوتی کی گا ہے گا ہے نشاندہی ہوتی، تو یہ صرف اقدارِ صرف کی بہتات کے حوالے سے ہوتی۔ ایک بھی لفظ موجود نہیں جو قدرِ مبادلہ یا اشیا کو سستا کرنے کی طرف اشارہ کر رہا ہو۔ اگر محض قدرِ صرف ہی کے نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو اس پہلو کا افلاطون 57 نے بھی ذکر کیا ہے۔ اس کے نزدیک محن کی تقسیمِ کار وہ بنیاد ہے جس پر سماج کی طبقات میں تقسیم ہوتی ہے، جیسا کہ 58 Xenophon نے کہا تھا، جو خاص بورژوازی جبلت کے ساتھ کارگاہ کے اندر محن کی تقسیمِ کار کے زیادہ قریب چلا جاتا ہے۔ افلاطون کی ''ری پبلک'' میں محن کی تقسیمِ کار کو ریاست کے جس تشکیلی اصول کی حیثیت سے بیان کیا گیا ہے وہ محض ذات پات کے مصری نظام کی بابت ایتھنز والوں کا آئیڈیلزم ہی ہے۔ مصر نے اپنے کئی ہم عصر ملکوں کے لئے صنعتی ملک کے ماڈل کی حیثیت پیش کی۔ اس نے دوسروں کے ساتھ ساتھ 59 Isocrates کو بھی متاثر کیا، اور یہ سلطنتِ روما کے یونانیوں کے لیے اس اہمیت کا حامل رہا۔ 60

خاص مینوفیکچر کے دور میں __ مطلب یہ کہ وہ دور جس دوران مینوفیکچر ایک ایسی بُنتر تھی جو سرمایہ دارانہ نظامِ پیداوار میں کثرت سے حاوی تھی __ بہت سی رُکاوٹیں ایسی ہیں جو مینوفیکچر کے خاص رُجحانات کی مکمل ترقی کے آڑے آئیں۔ اگرچہ مینوفیکچر مزدوروں کی ہُنر یافتہ اور غیر ہُنر یافتہ محنوں کی صورت میں سیدھی سادی علیحدگی کرتی ہے، جیسا کہ پہلے دیکھا جا چکا ہے، اور ساتھ ہی اُنہیں محض طبقات کی شکل میں سلسلہ وار انداز کی ترتیب بھی دے دیتی ہے، اس کے باوجود ہنر یافتہ مزدوروں کے محن کے بھاری بھرکم اثرات کی وجہ سے غیر ہنر یافتہ مزدوروں

کی تعداد بہت محدود رہ جاتی ہے۔ اگر چہ یہ جزویاتی امور کو صناع، قوت اور محن کے زندہ آلات کی ترقی کے موافق بناتی ہے جس سے عورتوں اور بچوں کے استحصال کے دروازے کھل جاتے ہیں، لیکن مجموعی طور پر یہ رجحان کام کرنے والے مردوں کی عادتوں اور مزاحمت کی وجہ سے تباہی سے دوچار ہوتا ہے۔ اگر چہ دستکاریوں کے الگ الگ ہو جانے سے مزدور کی تشکیل پر ہونے والے اخراجات کم ہو جاتے ہیں، جس کی وجہ سے اُس کی قدر بھی کم ہو جاتی ہے، اس کے باوجود زیادہ مشکل جزویاتی کام کے لئے زیادہ دورانیئے کی شاگردی کی ضرورت ہوتی ہے، اور اگر چہ جہاں یہ بے مقصد بھی ہو گا تب بھی اس پر [استاد] مزدور مُصر ہو گا۔ مثال کے طور پر انگلستان میں سات سال کے [سکھلائی کے] وقت کے ساتھ شاگردی کے قوانین نظر آتے ہیں جو مینوفیکچر کے عہد کے اختتام تک پورے زور وشور سے جاری رہے اور اُنہیں جدید صنعت کے آنے تک ترک نہیں کیا گیا۔ چونکہ دستکاری کی مہارت مینوفیکچر کی بنیاد ہے، اور اگر چہ مینوفیکچر کا میکانزم مجموعی طور پر کوئی ڈھانچہ framework نہیں رکھتا، خود مزدوروں کے علاوہ، سرمائے کو مسلسل طور پر مزدور کی عدم ماتحتی insubordination سے نبٹنا پڑتا ہے۔ فرینڈ یورے کہتا ہے: ''انسانی فطرت کے لاغری پن کی وجہ سے ہوتا یوں ہے کہ مزدور جتنی زیادہ مہارت کا حامل ہے، وہ اتنا ہی من موجی اور بے مہار بننے کی کوشش کرتا ہے، اور پھر یقیناً ایک ایسے میکانیکی نظام کے ایک حصے کو... مجموعی طور پر وہ زیادہ نقصان پہنچانے کا باعث بن سکتا ہے۔'' [61] پس مینوفیکچر کے سارے عہد کے دوران مزدوروں میں نظم وضبط کی کمی کی برابر شکایات ملتی رہی ہیں۔ [62] اور اگر ہمارے پاس موجودہ دور کے مصنفین کی شہادتیں موجود نہ ہوتیں کہ وہ مشینی پیداکار تھوڑی دیر کام کرتے تھے، نقل مکانی کرنے والے مزدوروں کے ساتھ اپنی رہائشوں کو ایک ملک سے دوسرے میں منتقل کرتے رہتے، یہ حقائق پوری بات کھول دیتے کہ سولہویں صدی سے لے کر جدید صنعت کے آغاز تک کے عرصے میں سرمایہ مینوفیکچر سے متعلقہ مزدوروں کے تمام کے تمام قابلِ استعمال وقت کو اپنے تابع کرنے میں ناکام رہا۔ 1770 میں "Essays on Trade and Commerce" کا مصنف کہتا ہے جس کا بار بار حوالہ دیا جاتا ہے: ''کسی نہ کسی انداز میں نظم وضبط ضرور قائم ہونا چاہئے۔'' اس سے 66 سال بعد ڈاکٹر اینڈریو یورے پھر اسی ''آرڈر'' کا غُل مچاتا ہے، اس ''آرڈر'' کا اُن مینوفیکچر میں فقدان تھا جس کی بنیاد ''مینوفیکچر کی مذہبی تقسیمِ کار'' پر تھی، اور ''Arkwright نے یہ آرڈر قائم کر دیا۔''

اسی وقت مینوفیکچر یا تو سماجی پیداوار پر مکمل طور پر حاوی ہونے میں کامیاب نہ ہو سکی، یا پھر اس پیداوار میں مکمل انقلاب نہ لا سکی۔ یہ قصباتی دستکاریوں اور دیہاتی گھریلو صنعتوں کی وسیع بنیادوں پر ایک معاشیاتی فن کی حیثیت سے اُبھری۔ اپنے ارتقا کی ایک خاص حد پر وہ تنگ تکنیکی بنیادیں جن پر مینوفیکچر استوار ہوتی ہے اُن پیداواری ضروریات کے ساتھ ٹکرا جاتی ہے جو خود مینوفیکچر ہی کی پیدا کردہ تھیں۔

اس کی کامل ترین تخلیقوں میں سے ایک خودآلاتِ محن کو بنانے کی کارگاہ تھی، جس میں خاص طور پر وہ پیچیدہ ساز وسامان شامل ہے جو ماقبل ہی سے استعمال ہوتا چلا آ رہا ہے۔ یورے کہتا ہے کہ ایک مشین والا کارخانہ ''محن کی تقسیمِ کار کوئی تہہ در تہہ مدارج میں دکھاتا ہے، جس میں رندہ، برما، اور خراد، جن میں سے ہر ایک پر مختلف مزدور کام کرتے ہیں جن کی مہارت بھی مختلف درجے کی ہوتی ہے۔'' (ص.21) اس کارگاہ نے، جو مینوفیکچر میں محن کی تقسیمِ کار کی تخلیق ہے، اپنی باری آنے پر مشینیں پیدا کیں۔ یہ مشینیں ہی ہیں جو ایک دستکار کے کام کو بطور سماجی پیداوار کے انتظامی اصول کے ختم کر کے رکھ دیتی ہیں۔ اس طرح ایک طرف ایک جزویاتی امر کے ساتھ ایک مزدور کی پوری زندگی کی وابستگی ختم کر دی جاتی ہے۔ دوسری طرف وہ زنجیریں بھی دور ہو جاتی ہے جو اسی اصول نے سرمائے کے تسلط پر ڈالی تھیں۔

حوالہ جات وحواشی

1۔ اس سلسلے میں ایک جدید مثال یہ ہے: Lyons and Nimes کی ریشم کی کتائی اور بنائی ''بنیادی طور پر پدر سری ہے؛ اس میں عورتوں اور بچوں کی کثیر تعداد کو کام پر لگایا تو جاتا ہے مگر اُنہیں تھکایا یا تباہ نہیں کیا جاتا۔ یہ اُنہیں Drome، Var، Isere، Vaucluse کی خوبصورت وادیوں میں رہنے کی اجازت دیتی ہے تاکہ اُن کے ریشم کے کیڑوں کی افزائش ہو سکے اور وہ انہیں کات سکیں۔ یہ کبھی بھی ایک حقیقی فیکٹری یا صنعت نہیں بن سکتی، تاہم یہاں محن کی تقسیم کا اصول ایک خاص وصف پالیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہاں وائنڈ کرنے والے، ریشم کا دھاگہ کاتنے والے، رنگ کرنے والے، ناپ کرنے والے، اور آخر میں کاتنے والے موجود ہوتے ہیں، لیکن وہ ایک ہی کارگاہ میں جمع نہیں ہوتے، اور نہ وہ ایک انفرادی مالک کے تحت ہوتے ہیں، بلکہ وہ تمام آزاد ہوتے ہیں۔

(A. Blanqui, *Cours d'Econ. Industrielle.* Recuilli par A. Blaise. Paris, 1838-39, p. 79.)

جب سے بلانکی Blanque نے یہ لکھا تھا اس وقت سے کسی حد تک آزاد مزدور فیکٹریوں میں اکٹھے ہو چکے ہیں۔ [اور جب مارکس نے یہ لکھا تھا اس وقت پاور لوم ان فیکٹریوں میں گھس چکی تھی، اور اب ___ سال 1886 ___ میں یہ ہتھ کھڈی کو ناکارہ کر چکی تھی۔ (چوتھی جرمن اشاعت میں اضافہ ___ کریفرڈ Krefeld سلک انڈسٹری بھی اس موضوع سے متعلقہ بہت کچھ بتاتی ہے۔) فریڈرک اینگلز۔]

2۔ ''ایسی انواع و اقسام کی حامل مینوفیکچر کو منقسم کرتے ہوئے جتنے مختلف دستکاروں کے سپرد کیا جائے گا، اس صورت میں اسی کام کو زیادہ تندہی کے ساتھ اور وقت اور محن کے کم خرچ کے ساتھ پورا کیا جا سکے گا۔''

(The Advantages of the East India Trade," London., 1720, p. 71.)

3۔ ''آسان محن مہارت کا ارسال ہے۔'' (Th. Hodgskin, "Polular Political Economy," p. 48.)

4۔ ''مصر میں فنون ...صناعی کی مطلوبہ اکملیت حاصل کر چکے ہیں۔ کیونکہ یہ واحد ملک ہے جہاں دستکار کو اجازت نہیں کہ کسی طرح بھی شہریوں کے دیگر طبقوں میں مداخلت کرے، مگر انہیں صرف وہی پیشہ اختیار کرنا ہے جو قانون کے ذریعے ان کے قبیلے میں موروثی بن چکا ہے۔ دوسرے ممالک میں رواج یہ ہے کہ تجارت پیشہ افراد اپنی توجہ بہت سارے مقاصد میں پھیلا دیتے ہیں۔ اگر اب وہ زراعت سے نبرد آزما ہیں تو تب وہ تجارت اختیار کر لیتے ہیں، پھر کسی اور وقت وہ دو یا تین شعبے بیک وقت ہی اختیار کر لیتے ہیں۔ آزاد ممالک میں وہ لوگوں کے اجتماعات میں زیادہ تیزی سے جاتے ہیں....اس کے برعکس مصر میں اگر کوئی دستکار ریاست کے معاملات میں مداخلت کرتا ہے یا بیک وقت کئی پیشے اختیار کر لیتا ہے تو اُسے سخت سزا دی جاتی ہے۔ چنانچہ اُن کے پیشوں کے ساتھ اُن کی وابستگی کو متاثر کرنے والی کوئی چیز نہیں رہتی....مزید برآں، چونکہ اُنہیں اپنے آباء و اجداد سے کئی اصول ورثے میں ملتے ہیں، اس لئے وہ فائدے کے نئے مواقع تلاش کرتے رہتے ہیں۔''

(Diodorus Siculus: Bibl. Hist. I. l. c., 74.)

5۔ Hugh Murry اور James Wilson کی کتاب: "Historical and descriptive account of Brit. India,&c.," مطبوعہ 1832، جلد 2، ص. 449۔ ہندوستان کی لوم اوپر کی طرف جاتی ہے۔ مطلب یہ کہ اس کا تانا عموداً کھنچا ہوا ہوتا ہے۔

6۔ species کی ابتدا پر اپنی عہد ساز کتاب میں، پودوں اور جانوروں کے فطرتی اعضا کے حوالے سے بات کرتے ہوئے ڈارون کہتا ہے: ''جتنی دیر تک ایک ہی حصے کو مختلف اقسام کے کام کرنا پڑتے ہیں، تو ممکن ہے کہ یہ [حصہ] اپنی تغیر پذیری کی بنیاد اسی بات سے حاصل کر لے۔ یہ فطری انتخاب بنتر کی ہر چھوٹی سے چھوٹی تبدیلی کو کم احتیاط کے ساتھ برقرار یا روکے رکھتا ہے بہ نسبت اس بات کے کہ اگر اس حصے کو صرف ایک خاص مقصد کے لئے ہی استعمال کیا جائے۔ پس وہ چھریاں جو ہر قسم کی چیزوں کو کاٹنے کے لئے استعمال ہوتی ہیں، ممکن ہے کہ مجموعی طور پر ایک ہی شکل کی ہوں؛ مگر ایک آلے کو اگر صرف ایک ہی قسم کے استعمال کے لئے مختص کر دیا جائے تو اُسے ہر قسم کے استعمال کے لئے اپنی شباہت بھی بدلنا ہوگی۔''

7۔ سال 1854 کے دوران جنیوا میں 80,000 گھڑیاں تیار کی گئیں، یہ پیداوار Canton کے Neufchatel کی پیداوار کا پانچواں حصہ بھی نہیں۔ صرف La Chaux-de-Fond ہی میں __ جسے ایک بہت بڑی گھڑی ساز فیکٹری کہا جا سکتا ہے __ ایک سال میں جنیوا کے مقابلے میں دگنی گھڑیاں تیار ہوتی ہیں۔ 1850 سے 1861 تک جنیوا میں 720,000 گھڑیاں تیار کی گئیں۔ دیکھئے "Report from Geneva on the watch trade" مشمولہ:

"Reports by H. M, 's Secretaries of Embassy and Legation on the Manufactures, Commerce,&c., No. 6, 1863." صرف اُن ایسے عملوں میں جن میں ایسی چیزوں کی پیداوار جو محض اُن حصوں پر مشتمل ہوتی ہیں جنہیں صرف باہم جوڑا جاتا ہے، جب انہیں لخت لخت کر دیا جاتا ہے اور ان کے مابین ربط کی کمی ہونے کی وجہ سے اس قسم کے مینوفیکچر کو جدید قسم کی صنعت میں بدلنا بہت مشکل ہو جاتا ہے جسے مشینری چلاتی ہے۔ لیکن گھڑیوں کے سلسلے میں دو اور قباحتیں بھی ہیں: اس کے پرزوں کا بہت چھوٹا ہونا، اور اس کا یہ خاصہ کہ یہ اشیائے تعیش میں شمار ہوتی ہے۔ اس لئے اُن میں تنوع ہے، اور یہ ایسا خاصہ ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ لندن کے بہترین کارخانوں میں ایک سال کے دوران ایک جیسی 12 گھڑیاں بھی شاذ ہی بنائی جاتی ہیں۔ Messrs. Vacheron & Constantin کی گھڑی ساز مینوفیکچری، جس میں مشینری کو بڑی کامیابی کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے، تین یا چار مختلف جسامت اور شکل کی گھڑیاں ہی تیار کرتی ہے۔

8۔ گھڑی سازی جو کثیر النوع مصنوعہ کی کلاسیکی مثال ہے، میں ہم مندرجہ بالا آلاتِ محن کے امتیازات اور اختصاصات کا مطالعہ بالکل ٹھیک انداز میں کر سکتے ہیں جس کا باعث دستکاریوں کی ذیلی تقسیم ہے۔

9۔ ''لوگوں کے اتنے قریب قریب رہنے کی وجہ سے شے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کی ضرورت کم ہو گی۔'' ("The Advantages of the East India Trade," p. 106.)

10۔ ''جسمانی محن کے استعمال کی وجہ سے مینوفیکچر کے مختلف مدارج کی علیحدگی پیداواری لاگت میں بہت زیادہ اضافہ کر دیتی ہے۔ یہ نقصان زیادہ تر ایک عمل سے دوسرے عمل تک [مصنوعہ کے حصے کو] منتقل کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔'' ("The Industry of Nations")

11۔ ''یہ (مراد محن کی تقسیم) کام کو اس کی مختلف شاخوں میں بانٹتے ہوئے وقت کی بچت بھی کرتی ہے، جنہیں ایک ہی لمحے کرتے ہوئے اس مکمل عمل کو سرانجام دیا جا سکتا ہے ...۔ تمام مختلف امور کو بیک وقت جاری رکھتے ہوئے جن کی بجا آوری ایک فرد الگ الگ کرتا ہے، یہ ممکن ہو جاتا ہے کہ جتنے وقت میں ایک پن کو ممکن ہے کاٹا یا نشان بھی نہ لگایا جا سکے اُتنے ہی وقت میں بہت زیادہ پنیں تیار ہو جائیں۔'' Dugald Stewart, l. c., p.

(319.)

12۔ ہر مینوفیکچر کے لئے جتنے زیادہ کاریگر درکار ہوں گے... ہر کام کا انتظام اور باقاعدگی جتنی بڑی ہوگی، اُتنا ہی زیادہ کام کم وقت میں ہو جائے گا، مطلب یہ کہ محن لازماً کم ہو جائے گا۔'' ("The Advantages," &c., p. 68.)

13۔ اگرچہ صنعت کی بہت سی شاخوں میں پیداوار کا مشینی نظام یہ نتیجہ حاصل تو کر لیتا ہے لیکن انتہائی نامکمل انداز میں، کیونکہ یہ پیداواری عمل کی کیمیاوی اور طبعی صورتِ احوال کو منضبط کرنے سے بے بحرا ہوتا ہے۔

14۔ ''جب (ہر مینوفیکچری کی مصنوعات کی مخصوص نوعیت کے مطابق) امور کی مخصوص تعداد میں تقسیم طے ہو جاتی ہے، ساتھ یہ بھی حساب لگ جاتا ہے کہ کتنے آدمیوں کو ملازم رکھنا ہے، تو باقی کی تمام مینوفیکچریز جو اسی تناسب سے ملازم نہ رکھیں، شے کو مہنگی قیمت پر بنائیں گے۔ یہی وجہ بڑے حجم کے مینوفیکچر اداروں کی ہے۔

15۔ انگلستان میں ڈھلائی والی بھٹی شیشے کی بھٹی سے مختلف ہوتی ہے جس میں شیشے کا کام ہوتا ہے۔ بلجیم میں ایک ہی بھٹی سے دونوں کام لئے جاتے ہیں۔

16۔ اس بات کا مطالعہ ولیم پیٹی، جان بلر، اور اینڈر ریو یارنٹن سے کیا جا سکتا ہے، کتاب "The Advantages of the East India Trade," اور جان وینڈرلنٹ، دوسروں کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

17۔ سولھویں صدی کے اختتام تک فرانس میں کچ دھاتوں کا سفوف بنانے اور دھونے کے لئے ابھی تک اوکھلیاں اور چھلنیاں استعمال ہوتی رہیں۔

18۔ مشینری کے ارتقا کی ساری تاریخ کو غلہ کی مِلوں کی تاریخ میں دیکھا جا سکتا ہے۔ انگلستان میں فیکٹری کو ابھی تک ''مِل'' کہا جاتا ہے۔ جرمنی میں اس صدی کے پہلے عشرے میں تکنیکی کاموں کے لئے "muhle" کی اصطلاح ابھی تک نہ صرف اس مشینری کے لئے مستعمل ہے جسے فطرت کی قوتوں سے چلایا جاتا ہے بلکہ اُن تمام مینوفیکچریوں سے بھی جن میں مشینری کی طرز کے آلات استعمال ہوتے ہیں۔

19۔ اس بات کی تفصیل اس کتاب کے چوتھے حصے میں آئے گی کہ آدم سمتھ نے محن کی تقسیم سے متعلقہ ایک بھی نیا نظریہ نہیں پیش کیا۔ لیکن جو چیز اُسے مینوفیکچر کے عہد کا ایک عظیم سیاسی معاشیات دان بناتی ہے وہ یہ ہے کہ اُس نے محن کی تقسیمِ کار پر زور دیا ہے۔ وہ واجبی سا حصہ جسے وہ [یعنی آدم سمتھ] مشینری کو تفویض کرتا ہے، جدید میکانکی صنعت کے ابتدائی ایام میں Lauderdale کے بحث مباحثے کی وجہ بنا، اور بعد ازاں یورے کے اختلاف رائے کی وجہ بنا۔ آدم سمتھ بھی آلاتِ محن میں فرق کو گڈمڈ کر دیتا ہے، جس میں خود جزویاتی مزدوروں نے مشینری کی ایجاد کے ساتھ متحرک کردار ادا کیا۔ آخرالذکر میں مینوفیکچریوں میں کام کرنے والے مزدور نہیں بلکہ پڑھے لکھے آدمی،

دستکار، حتیٰ کہ کسان ہیں جو اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔(Brindley)

20۔ ماسٹر مینوفیکچرر کام کو مختلف مدارج میں تقسیم کرتے ہوئے کہ انہیں ایسے مختلف عملوں میں سرانجام دیا جائے جن میں ہر ایک کو قوت یا مہارت کا مختلف درجہ درکار رہوتا ہے، ان دونوں کی ٹھیک ٹھیک مقدار خرید سکتا ہے جو ہر دو عملوں کے لئے ضروری ہے؛ جبکہ تمام کا تمام کام اگر ایک ہی کاریگر کو کرنا پڑے تو اُس کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ اس کے پاس ہر مشکل عمل کی انجام دہی کے لئے معقول مہارت اور ہر کٹھن عمل کی انجام دہی کے لئے معقول قوت موجود ہو جن میں اس چیز کو منقسم کیا گیا ہے۔'' (Ch. Babbage, l. c., ch. xix.)

21۔ مثال کے طور پر کسی پٹھے کی غیر متوازن افزائش، یا کسی ہڈی کی ٹیڑھی بڑھوتری۔

22۔ تفتیشی کمشنروں میں سے ایک نے سوال کیا کہ چھوٹے بچوں کو کس طرح مسلسل کام پر لگائے رکھا جاتا ہے؛ اور شیشے کی ایک مینوفیکچری کے جنرل مینیجر نے اس کا بڑا معقول جواب دیا کہ: ''جب وہ ایک بار کام شروع کر دیں تو اپنے کام سے غفلت نہیں کرتے، اُن کے لئے ضروری ہے کہ لگے رہیں؛ اُن کی مثال ایسے ہی ہے جیسے مشین کے پُرزے۔'' ("Children's Empl. Comm.., 4th Rep., 1865, p.247.)

23۔ ڈاکٹر یورے اپنی جدید میکانکی صنعت کی تقریظ میں پچھلے معیشت دانوں کی نسبت مینوفیکچر کے مخصوص خاصے کو زیادہ چابکدستی کے ساتھ بیان کرتا ہے جن کے پاس اس سلسلے میں اس جیسی اختلافی رائے نہ تھی۔ وہ اس امر کو اپنے مخالفین جیسے Babbage سے بھی زیادہ بہتر انداز میں بیان کرتا ہے جو اگرچہ ریاضی اور میکانیات کے معاملے میں اس سے بہت بڑھیا ہے لیکن میکانکی صنعت کو مینوفیکچر کے نقطہ نظر ہی سے دیکھ پاتا ہے۔ یورے کہتا ہے کہ ''یہ حصول.... فطرتی بات ہے ہر [کام] کے لئے ایک مناسب قدر اور لاگت کا محن کار مخصوص کر دیا جاتا ہے۔ یہ محن کی تقسیم کار کی روح ہے۔'' دوسری طرف وہ اس تقسیم کو ''محن کا انسان کی مختلف صلاحیتوں کے مطابق ڈھل جانا کہتا ہے'' اور آخر میں تمام کے تمام مینوفیکچر نظام کو ''محن کی تقسیم یا درجہ بدرجہ ترتیب کا نظام'' کہتا ہے یعنی بطور ''محن کی تقسیم کار مہارت کے درجوں کے مطابق''۔ (Ure, I. c., pp 19- 23 passim)

24۔ ''جب ہر دستکار... صرف ایک خاص امر میں مہارت حاصل کر لیتا ہے تو وہ... ایک سستا مزدور بن جاتا ہے۔''
(Ure, l. c., p. 19.)

25۔ ''محن کی تقسیم کار شعبوں کی علیحدگی سے جنم لیتی ہے جو اس تقسیم سے بہت زیادہ مختلف ہوتے ہیں، جہاں بہت سارے مزدور ایک مصنوعہ کی تکمیل کو مینوفیکچر کی طرح آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں۔'' (Storch: "Cours d'Econ. Pol.," Paris Edn. t. I., p. 173.) ''جو لوگ تہذیب کے ایک خاص درجے پر پہنچ چکے ہیں ان میں ہمیں محن کی تقسیم کی تین اقسام ملتی ہیں: پہلی، وہ جسے ہم عمومی کہیں گے اس میں پیدا کاروں کو زراعت

دانوں، مینوفیکچروں اور تاجروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ ایک قوم کے محن کو تین بڑی شاخوں میں تقسیم کرتی ہے۔ دوسری وہ جسے خاص تقسیمِ کار کہا جاسکتا ہے، اور جس میں محن کی ہر شاخ کو مختلف انواع میں تقسیم کیا جاتا ہے... محن کی تیسری تقسیم وہ ہے جسے ہم امور کی تقسیم کہہ سکتے ہیں یا پھر محن کی وہ تقسیم جس کا ارتقا انفرادی دستکاریوں اور پیشوں میں ہوتا ہے... محن کی یہ تقسیم بہت ساری مینوفیکچریوں اور کارگاہوں میں مروج ہے۔'' (Skarbek, l. c., pp. 84, 85.)

26۔ تیسری اشاعت کا نوٹ ___ اسی طرح انسان کی قدیمی صورتِ حال کے دقیق مطالعے سے مولف اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ خاندان نہ تھا جس نے ارتقا پا کر قبیلے کی شکل اختیار کی، بلکہ اس سے برخلاف قبیلہ انسانی روابط کی قدیم اور خود سے وجود آنے والی بُنتر تھا جو کہ خون کے رشتے کی بنیاد پر [قائم تھی]، اور قبائلی بندھنوں کے اولین طور پر ٹوٹنے سے بعدازاں خاندان کی مختلف بُنتریں وجود میں آئیں___ فریڈرک اینگلز۔

27۔ سر جیمز سٹیورٹ وہ معیشت دان ہے جس کی اس موضوع پر جس کی سب سے زیادہ گرفت ہے۔ اس کی کتاب "Wealth of Nations" جو دس سال بعد منظرِ عام پر آئی کتنی کم جانی جاتی ہے حتیٰ کہ آج بھی، اس کا اندازہ اس حقیقت سے کیا جاسکتا ہے کہ Malthus کے معترفین بھی یہ بات نہیں جانتے کہ مالتھس کی کتاب کی پہلی اشاعت میں، جس کا موضوع آبادی تھا، خالصتاً مقررانہ حصوں کے علاوہ، بہت کم ایسا ہے جو سٹیورٹ سے لئے گئے اقتباسات پر مبنی نہیں ہے۔ یہ کتاب اس سے کچھ کم والیس Wallace اور ٹاؤنسیڈ Townsend سے اخذ کی گئی ہے۔

28۔ ''آبادی کی کچھ گنجانیت ایسی بھی ہوتی ہے جو سماجی میل ملاپ اور قوتوں کے اُس اشتراک کے لئے موزوں ہوتی ہے جس کے نتیجے میں محن کی مصنوعات میں اضافہ ہوتا ہے۔'' (James Mill, l. c., p. 50.) ''جس تناسب سے مزدوروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے، سماج کی پیداواری قوت بھی اسی کثیر الجہت تناسب میں بڑھتی ہے، جس کو تضریب محن کی تقسیم کے اثرات سے ملتی ہے۔'' (Th. Hodgskin, l. c., pp. 125, 126.)

29۔ 1861 کے بعد روئی کی طلب کے بہت بڑے اضافے کے نتیجے میں ہندوستان کے کچھ بہت زیادہ گنجان آباد علاقوں میں روئی کی پیداوار میں چاول کی کاشت کے بدلے میں اضافہ کیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مقامی سطح پر قحط کا سامنا کرنا پڑا، ذرائع نقل و حرکت کے ناقص انتظام کی وجہ سے کسی دوسرے ضلعے سے چاول کی درآمد کامیاب نہ ہوسکی۔

30۔ اس طرح سے 17 ہویں صدی کے آغاز نے ہالینڈ میں شٹل سازی کی صنعت کو جنم دیا، جو وہاں کی خاص صنعت ہے۔

31۔ چاہے انگلستان میں اون کی مینوفیکچر کو متعدد حصوں یا شاخوں میں تقسیم نہ کیا جائے جو کسی خاص جگہ سے مخصوص ہیں، جو وہاں کی خاص یا واحد مصنوعہ ہے: سمرسٹ شائر کا عمدہ کپڑا، یارک شائر کا کھردرا کپڑا، ایکسٹر کے لمبے ells، ساڈبری کے soies، ناروچ کی کریپ، کانڈل کے دھسے، وِٹنی کے کمبل، وغیرہ۔

32۔ A. Ferguson: "Histry of Civil Society." Eidenburg, 1767; part iv, sect. ii., p. 285.

33۔ وہ کہتا ہے کہ خاص مینوفیکچر میں محنت کی تقسیمِ کار زیادہ دکھائی دیتی ہے، کیونکہ ''جنہیں کام کی مختلف شاخوں میں لگایا جاتا ہے، اُنہیں اکثر ایک ہی کارخانے میں اکٹھے کیا جاسکتا ہے، اور اُنہیں بیک وقت ایک ہی انسپکٹر کی نگہبانی میں دیا جاسکتا ہے۔ اس کے برخلاف، اُن بڑی بڑی manufectures میں، جنہیں لوگوں کے ایک جمِ غفیر کے لئے حاجات کی ایک بہت بھاری مقدار مہیا کرنا پڑتی ہے، کام کی ہر مختلف شاخ مزدوروں کی اتنی بڑی تعداد کو کھپا دیتی ہے کہ اُنہیں ایک ہی کارخانے میں جمع کرنا ناممکن ہو جاتا ہے... اور تقسیم اتنی واضح نہیں ہوتی۔'' (A. Smith: "Wealth of Nations," bk. i. ch. i.) اسی باب کا وہ مشہور و معروف اقتباس جو ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے: ''ایک تہذیب یافتہ اور خوشحال ملک کے دستکار یا اُجرتی مزدور کی رہائش دیکھئے''، پھر اس کے بعد وہ اس بات کی تفصیل میں چلا جاتا ہے کہ ایک عام مزدور کی ضروری حاجات کی تسکین کے لئے صنعتوں کی یہ بہتات کیا کردار ادا کرتی ہے۔ یہ ساری گفتگو اُس نے B. de Mandeville کی کتاب "Fable of Bees, or Private vices, Public Benefits."(First ed., without the remarks, 1706; with the remarks, 1714.) سے لفظ بلفظ نقل کی ہے۔

34۔ ''اب مزید کوئی چیز بھی ایسی نہیں جس کے بارے میں کہا جاسکے کہ یہ ایک انفرادی محنت کا معاوضہ ہے۔ ہر مزدور ایک کُل کا محض کوئی حصہ ہی پیدا کرتا ہے، اور ہر حصہ چونکہ اپنے اندر کسی قسم کی قدر یا افادے کا حامل نہیں ہوتا، چنانچہ کوئی چیز بھی ایسی نہیں بچتی جس پر مزدور دعویٰ کر سکے اور کہے: ''یہ میری مصنوعہ ہے اور میں اسے اپنے پاس رکھوں گا۔'' ("Labour Defended against the claims of Capital." London., 1825, p. 25.) اس قابلِ تحسین کتاب کا مصنف Th. Hodgskin ہے جس کا میں ماقبل حوالہ دے چکا ہوں۔

35۔ معاشرے اور مینوفیکچر میں کی اس تقسیم کی عملاً Yankees کے آگے وضاحت کی گئی۔ خانہ جنگی کے دوران واشنگٹن پر لگائے جانے والے ٹیکسوں میں سے ایک ''تمام انفرادی مصنوعات پر'' 6% ڈیوٹی تھی۔ سوال: ایک صنعتی پیداوار کیا ہوتی ہے؟ قانون کا جواب: ایک چیز پیدا ہوتی ہے ''جب یہ تیار ہوتی ہے''، اور یہ اُس وقت تیار کی جاتی

ہے جب بکنے کے قابل ہو جائے۔ اب بہت ساری مثالوں میں سے ایک۔ نیویارک اور فلے ڈلفیا کے مینوفیکچر پہلے ہی سے پوری خود ملکیتی کے ساتھ چھتریاں بناتے تھے۔ لیکن چونکہ ہر چھتری مختلف قسم کے بہت زیادہ اجزاء کا مجموعہ ہوتی ہے، اس لئے یہ اجزاء بہت زیادہ فرق کے ساتھ ایسی مختلف صنعتوں کی مصنوعات بنی ہیں جنہیں مختلف مقامات پر آزادانہ چلایا جا رہا ہے۔ وہ چھتری کی مینوفیکچری میں داخل ہو جاتی ہیں جہاں اُنہیں اکٹھا جوڑ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ جو چیزیں جوڑی جاری ہیں اُنہی Yankees ''جمع شدہ چیزوں'' کا نام دیتے ہیں، یہ ایسا نام ہے جس کے وہ سزاوار ہیں، کیونکہ یہاں ٹیکسوں ہی کو جمع کیا جاتا ہے۔ اس طرح سے چھتری اپنے اجزاء میں سے ہر ایک کی 6% قیمت پر ''اکٹھا کی جاتی ہے''، اور باقی 6% اس کی مجموعی قیمت پر۔

36۔ ''اس بات کو عمومی اصول کی حیثیت سے بیان کیا جا سکتا ہے کہ سماج کے اندر محن کی تقسیم کار کے اوپر جتنی چھوٹی حاکمیت کام کرتی ہے؛ کارگاہ کے اندر محن کی تقسیم اتنی ہی زیادہ ترقی کرے گی، اس کے اوپر ایک شخص کا اختیار اتنا ہی زیاد مضبوط ہوگا۔ پس محن کی تقسیم کار کے حوالے سے کارگاہ کے اندر اور سماج کے اندر بالادستی ایک دوسرے سے بالعکس تناسب میں ہوتی ہیں۔'' (Karl Marx, *Misere &c.*, pp. 130-31)

37۔ لیفٹیننٹ کرنل مارک وِلکس کی کتاب: "Historical Sketches of the South of India." London., 1810-17, v. I., pp. 118-20. ہندوستان کی کمیونیٹیوں کی مختلف اشکال کی ایک اچھی مثال ہمیں جارج کامپ بیل کی کتاب: "Modern India" مطبوعہ لندن، 1852 میں ملے گی۔

38۔ اسی سادہ ڈھانچے میں ...اس مُلک کے باشندے قدیم زمانوں سے رہتے چلے آ رہے ہیں۔ دیہات کی سرحدوں میں شاذ ہی تبدیلی آتی ہے، اگرچہ بعض وقت دیہاتی خود زخمی ہو جاتے ہیں، حتیٰ کہ جنگوں، قحطوں اور بیماریوں کی وجہ سے ختم بھی ہو جاتے ہیں، اس کے باوجود وہی نام، وہی حد بندیاں، وہی مقاصد، اور بعض وقت تو وہی خاندان کئی ادوار تک زندہ رہتے ہیں۔ سلطنتوں کی ٹوٹ پھوٹ اور تقسیم سے وہاں کے شہری کوئی اثر قبول نہیں کرتے؛ لیکن گاؤں غیر جانبدار ہی رہتا ہے اُسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ قوت کس طرف منتقل کی گئی ہے، یا اس نے کس حاکم کو زمیں بوس کر دیا ہے؛ اس کی داخلی معیشت بے بدل ہی رہتی ہے۔'' (Th. Stamford Raffles, late Leiut. Govt. of Java." London., 1817, Vol. 1., p. 285.)

39۔ ''یہ بات کافی نہیں کہ سرمایہ'' (مصنف کو پیداوار اور بقا کے ضروری ذرائع کہنا چاہیے تھا) ''جو کہ دستکاریوں کی ذیلی تقسیم کے لئے درکار ہے معاشرے میں تیار حالت میں ہونا چاہئے، یعنی یہ مالکان کے ہاتھ میں مناسب اور بڑی مقدار میں جمع ہونا چاہئے تا کہ وہ اپنے کام کو بڑے پیمانے پر چلا سکیں۔ .... تقسیم کار جتنی زیادہ بڑھے گی، موجود تعداد کے مزدوروں کی مسلسل ملازمت کے لئے اُس سرمائے کی ضرورت اتنی ہی زیادہ ہوگی جو

اوزاروں، خام مال وغیرہ کی شکل میں ہوگا۔ Storch, Cours d'Econ.Polit. Paris Ed., t. I, pp. 250-51۔

پیداوار کے آلات کا ارتکاز اور محن کی تقسیم کار ایک دوسرے سے اٹوٹ طور پر جڑے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ سیاسی کُرّے میں عوامی قوتوں کا ارتکاز اور ذاتی مفادات ایک دوسرے سے اٹوٹ رشتے کی طرح منسلک ہیں۔

(Karl Marx, I.c. p. 134

40۔Dugald Stewart مینوفیکچر سے متعلقہ مزدوروں کو "ایسی زندہ خودکار مشینیں.... جنہیں کام کی جزیات پر لگا دیا جائے" قرار دیتا ہے۔(l. c., p.318.)

41۔کورل [جزیرے] میں حقیقت یہ ہے کہ ہر شخص پورے ایک گروہ کا معدہ ہوتا ہے؛ لیکن یہ اہلِ روم کے پٹریشن کے برخلاف اِسے خوراک پہنچاتا ہے، جو خوراک کو اس سے حاصل کرتے ہیں۔

42۔وہ کارکن جو ایک پوری دستکاری کا ماہر ہو کسی بھی جگہ کام کرتے ہوئے ذرائع بقا حاصل کر سکتا ہے؛ جب کہ دوسرا (مینوفیکچر کرنے والا مزدور) تو محض ایک ایسا ضمیمہ ہے جو اپنے ساتھیوں سے الگ ہونے پر نہ تو اہلیت کا حامل ہوتا ہے اور نہ انفرادیت کا، اور ہر ایسا قانون ماننے پر مجبور ہوتا ہے جو اس پر لاگو کر دیا جائے۔" (Storch,l. c., Petersb. edit., 1815, t. 1, p. 204.)

43۔اے فرگوسن کی کتاب ایضاً ص. 281: "موخر الذکر وہ چیز حاصل کر سکتا ہے جو دوسرا کھو دے۔"

44۔"علم کا حامل انسان اور پیداوار دینے والا مزدور ایک دوسرے سے الگ تھلگ ہی پائے جاتے ہیں، اور علم، بجائے اس کے کہ مزدور کی پیداواری قوت میں اضافہ کرنے کے لئے اس کی خدمت بجالاتا،... ہر جگہ تقریباً ہمیشہ محن کے خلاف صف آرا ہوتا ہے... بڑے منظّم انداز میں اسے دھوکا دیتے ہوئے اور مزدور کو غلط راستے پر ڈالتے ہوئے تاکہ اس کی جسمانی قوت مکمل طور پر میکانی فعل رہے اور پوری تابع فرمانی کرے۔

45۔اے فرگوسن، ایضاً، ص. 280۔

46۔J. D. Tuckett کی کتاب: "A Histry of the Past and Present State of the Labouring Population." London., 1846.

47۔آدم سمتھ: "Wealth of Nations," Bk. v., ch. i, art. ii. اے فرگوسن کا شاگرد ہونے کی حیثیت سے_ جس نے محن کی تقسیم کار کے مضر اثرات پر روشنی ڈالی ہے_ آدم سمتھ پر یہ نقطہ بالکل واضح تھا، اپنی کتاب کے ابتدائے میں جہاں وہ پیشہ وارانہ طور پر محن کی تقسیمِ کار کا خیر مقدم کرتا ہے، وہ صرف رسمی انداز میں اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ سماجی ناہمواریوں کا ذریعہ ہوتا ہے۔ پانچویں کتاب، جو ریاست کی آمدن پر ہے،

میں ہی وہ فرگوسن کی بازیافت کرتا ہے۔ میں نے اپنی کتاب: "Misere de la Philosophie," میں آدم سمتھ اور فرگوسن کے مابین تاریخی ربط پر، اُن کی محن کی تقسیم پر تنقید کے حوالے سے، تفصیلاً روشنی ڈالی ہے، اور پہلی دفعہ یہ باور کرایا ہے کہ مینوفیکچر میں پائی جانے والی محن کی تقسیم سرمایہ دارانہ طرزِ پیداوار کی ایک مخصوص ہُنتر ہے۔

48۔ فرگوسن تو پہلے ہی یہ کہہ چکا ہے، ایضاً، ص. 281: ''اور خود سوچنے کا عمل بھی اس بُعد کے دور میں ایک مخصوص فن بن سکتا ہے۔''

49۔ G. Garnier, vol. V. of his translation of A. Smith, pp. 4-5.

50۔ Padua میں پریکٹیکل میڈیسن کے ایک پروفیسر Ramazzini نے اپنی کتاب "De morbis artificum," کو 1813 میں شائع کیا، اس کتاب کا فرانسیسی ترجمہ 1781 میں کیا گیا اور 1881 میں اس کی اشاعت بارِ دوم کی گئی۔ یقینی بات ہے کہ جدید میکانکی صنعت کے دور نے مزدوروں کی بیماریوں کی اس کی تیار کردہ فہرست کو اور لمبا کر دیا ہے۔

See Hygiene physique et morale de l'ouvrier dans les grandes villes en ge'ne'ral dt dans la ville de Lyon en particulier. Par le Dr. A. L. Fonteret Paris, 1858 and [R. H. Rohatzsch,] Die Krankheiten, welche verschiedenen Standen. Altern und Geschlechtrn eigenthumlick sind. 6 Vols. Ulm, 1840 and others.

1854 میں سوسائٹی آف آرٹس نے انکوائری کمیشن بٹھایا تاکہ وہ صنعتی بیماریوں کی چھان بین کرے۔ اس کمیشن کی دستاویزات Twickenham Economic Museum کی فہرستوں میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ان میں سے عوامی صحت کے بارے سرکاری رپورٹیں بہت اہم ہیں۔ مزید دیکھئے: Eduard Reich, M. D. Ueber die Entartung des Menschen, Erlangen, 1868.

51۔ (D. Urquhart: Familiar Words." London., 1855, p. 119.) محن کی تقسیم کے بارے میں ہیگل بہت مختلف خیالات رکھتا ہے۔ اپنی کتاب "Rechtsphilosophie" میں وہ کہتا ہے: ''اچھے پڑھے لکھے اشخاص کے متعلق پہلی مثال میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہر وہ چیز کر سکتے ہیں جو دوسرے کرتے ہیں۔''

52۔ اختراعی ذہن پر سادہ سا یقین جو انفرادی سرمایہ دار مجرد a priori طریقے سے محن کی تقسیم کار میں لاگو کرتے ہیں آج کل صرف جرمن پروفیسروں میں ہی موجود ہے؛ خاص طور پر جناب روسچر صاحب کے جو سرمایہ دار جس کے دیوتا دماغ سے محن کی تقسیم کار تیار شدہ برآمد ہوتی ہے، کی تلافی کرنے کی غرض سے، اس کے لئے مختلف اجرتیں

وقف کرتا ہے۔محن کی تقسیم کار کا چھوٹا یا بڑا پیمانہ رقم کی فراہمی پر ہے نہ کہ ذہانت کی وسعت پر۔

53۔ پیٹی، اور کتاب "Advantages of the East India Trade" کے گُم نام مصنف کی طرح کے قدیم مصنفین محن کی تقسیم کے سرمایہ دارانہ خاصے کو، جیسے یہ مینوفیکچر میں استعمال کیا جاتا ہے، آدم سمتھ کی نسبت زیادہ وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔

54۔Beccaria اور James Harris کی طرح 18 ہویں صدی کے کچھ مصنفین کے علاوہ جو محن کی تقسیم کے سلسلے میں قریب قریب قدما کے پیروکار ہی ہیں۔ پس Beccaria کہتا ہے: ''تجربے سے یہ بات ہر کوئی جانتا ہے کہ اگر ہاتھ اور ذہانت کو ہمیشہ ایک قسم کے کام اور ایک ہی قسم کی مصنوعات پر استعمال کیا جائے، تو پھر یہ زیادہ آسانی سے، اور زیادہ بڑی مقدار، اور زیادہ اچھی معیار میں پیدا کی جاسکیں گی، چہ جائے کہ ایک شخص اپنی ضرورت کی تمام چیزیں خود ہی پیدا کرے....اس طریقے سے افراد کو مختلف گروہوں اور حالات میں تقسیم کیا جاتا ہے، تاکہ وہ خود اپنے لئے اور شے کے لئے مفید ہوسکیں۔''

(Cesare Beccaria, *Elementi di Econ. Pubblica,* ed. Custodi, Parte Moderna, t. xi, p. 29.)

جیمز ہیرس، بعدازاں ارل آف مالمیسبری، جو سنٹ پیٹرز برگ کے سفارت خانے کی ڈائریوں کے لئے مشہور تھا، Three Treatises, جو بعدازاں ، Dialogue Concerning Happines, Lond., 1772 &.c., 3 Ed., Lond., 1772 کے نام سے شائع ہوئیں، کے ایک نوٹ میں کہتا ہے کہ ''معاشرے کو فطرتی (یعنی پیشوں کی تقسیم سے) ثابت کرنے کے لئے سب سے بڑی دلیل افلاطون کی ریپلک سے ملتی ہے۔'' ص، 292۔

55۔اسی طرح، اوڈیسے xiv، ص 228 میں ''کیونکہ مختلف افراد مختلف قسم کے امور ہی سے محظوظ ہوتے ہیں۔ اور آرکیلوکس اپنی کتاب "Sextus Empiricus" میں کہتا ہے: ''افراد اس لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں کہ اُن کے دلوں کو کون سی چیز بھاتی ہے۔''

56۔''وہ بہت سارے کام کرسکتا ہے مگر ہر کام کو بہت بُرے طریقے سے۔'' ایتھنز کا ہر باشندہ اپنے آپ کو اشیاء کے پیداکار کی حیثیت سے Spartan کی نسبت سے برتر سمجھتا ہے۔ کیونکہ آخر الذکر کے پاس جنگ کے دوران بھی افراد تو کافی سارے موجود تھے، لیکن یہ روپیہ نہیں ہوتا تھا، جیسا کہ Thucydides ایتھنز والوں کو پیلی پونیزین کے خلاف جنگ میں بھڑکانے کے لئے پیری سلیز کے منہ میں یہ الفاظ ڈالتا ہے ''جو لوگ صرف اپنے استعمال کے لئے پیداوار کر رہے ہیں وہ روپے کی جگہ اپنے اجسام ہی کو جنگ کی نذر کریں گے۔'' (Thuc. 1.1.

(c., 141. تاہم اگرچہ مادی پیداوار کے لحاظ سے محن کی تقسیم کے برخلاف ’خود کفالت‘ ہی ان کا مطمحِ نظر رہی، کیونکہ آخرالذکر کے لحاظ سے وہاں آسودگی ہے جبکہ اول الذکر کے لحاظ سے آزادی۔'' یہاں اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ 30Tyrants کے زوال کے وقت تک 5,000 ایتھنز والے بھی ایسے نہ تھے جن کے پاس زمینی ملکیت نہ تھی۔

57۔ افلاطون کے نزدیک ایک کمیونٹی کے اندر محن کی تقسیم افراد کی انواع واقسام کی ضروریات اور محدود اہلیتوں سے پروان چڑھی ہے۔ اُس کا اہم نکتہ یہ ہے کہ مزدور کے لئے ضروری ہے کہ وہ کام کو اپنے مطابق نہیں بلکہ اپنے آپ کو کسی کام کے مطابق ڈھالے؛ جس سے آخرالذکر کا بچنا محال ہوتا ہے، وہ اس صورت میں کہ اگر وہ بہت سارے کاموں کو بیک وقت ہی شروع کر دیتا ہے اگرچہ ان میں سے کسی کو ضمنی کام بنا دیتا ہے۔'' کیونکہ مزدور کو چاہیے کہ وہ کام پر مستعد رہے، اور کام اُس کی فراغت کا انتظار نہیں کرے گا، نہ ہی خود کسی الگ وقت میں مکمل ہونا چاہے گا__ اس کے باوجود اُسے ایسا کرنا ہوگا__ پس نتیجہ یہ رہتا ہے کہ ہر چیز کے لئے زیادہ پیداوار حاصل ہوگی اور کام زیادہ آسانی اور زیادہ احسن طریقے سے انجام پذیر ہوگا۔ جب ہر شخص کو دوسرے تمام امور سے آزاد کر دیا جائے گا، اور اسی وقت اُسے کرنے کے لئے صرف ایسا کام دیا جائے گا جس کے لئے وہ فطری طور پر موزوں ہے۔'' (Rep. 1. 2. Ed. Baiter, Orelli, &c.) اسی طرح Thucydides, l. c., c. 142. میں: ''دوسرے تمام فنون کی طرح بحرنوردی بھی ایک فن ہے، اور جس طرح کے حالات درکار ہوتے ہیں اِسے بھی ایک جزوی پیشے کی مانند اختیار نہیں کیا جا سکتا؛ یہ بھی نہیں کہ دوسرے ضمنی پیشوں کو اس کے ساتھ ساتھ جاری رکھا جا سکے۔'' افلاطون کہتا ہے کہ اگر کام کو مزدور کا انتظار کرنا پڑے تو کام کے نازک نِکات چھوٹ جائیں گے اور چیز ضائع ہو جائے گی، "کام کے صحیح وقت کو [اگر کوئی شخص کھو دیتا ہے] تو یہ ضائع ہو جائے گا۔" یہی افلاطونی خیال ہمیں اس جملے میں بھی ملتا ہے جو انگریز رنگ سازوں نے اُس فیکٹری ایکٹ کے خلاف احتجاج میں استعمال کیا جس میں تمام مزدوروں کے لئے کھانے کے لئے معینہ وقفے ٹھہرائے گئے ہیں۔ اُن کا کاروبار مزدوروں کی سہولت کی ناز برداری نہیں کر سکتا، کیونکہ ''داغنے، دھونے، رنگ کاٹنے، استری کرنے، کیلنڈر کرنے، اور رنگ کرنے کے مختلف امور میں سے کسی کام کو بھی خراب ہونے کے خطرے کے بغیر روکا نہیں جا سکتا... کھانے کے ایک ہی وقفوں کو تمام مزدوروں پر مسلط کرنے سے ممکن ہے کہ نامکمل کاموں کی وجہ سے ساز و سامان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔'' اب دیکھتے ہیں کہ ہمیں یہ افلاطونیت آگے کہاں ملے!

58۔ زینوفن کہتا ہے، ایران کے بادشاہ کی میز سے کھانا حاصل کرنا نہ صرف اعزاز کی بات ہے بلکہ یہ کھانا دوسرے کھانوں کی نسبت ذائقے میں بھی زیادہ اچھا ہوتا ہے۔'' اور اس میں حیرانی والی کوئی بات نہیں، کیونکہ جس طرح

بڑے بڑے قصبات میں دیگر فنون اعلیٰ صناعی کے ساتھ مکمل کئے جاتے ہیں اسی طرح شاہی کھانا بھی خاص انداز میں بنایا جاتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ چھوٹے قصبات میں بستر کی چادریں، دروازے، ہل، اور میزیں ایک ہی آدمی تیار کرتا ہے، مزید براں اگر مناسب گاہک مل جائیں تو وہ تعمیرات کا کام بھی کر لیتا ہے جس سے اسے مناسب روزی روٹی مل جاتی ہے۔ چنانچہ اتنے زیادہ کام کرنے والے آدمی کے لئے ناممکن ہو جاتا ہے کہ وہ ان تمام امور کو احسن طریقے سے انجام دے سکے۔ جبکہ بڑے شہروں میں، جہاں ہر شخص کو کوئی خریدار مل جاتے ہیں، ایک شخص کے لئے اتنا ہی کافی ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی شعبے کو جاری رکھے۔ ایسا بھی نہیں، وہاں تو ایک مکمل شعبے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ ایک فرد آدمیوں کے لئے جوتے تیار کرتا ہے تو دوسرا عورتوں کے لئے۔ کہیں کہیں ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی شخص کو سلائی سے روزی مل جاتی ہے تو کسی دوسرے کو جوتے کی کٹائی سے، اور کسی تیسرے کو ان کچھ حصوں کو آپس میں جوڑنے سے۔ پھر یقیناً اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جو شخص کوئی سادہ ترین کام کرتا ہے صاف ظاہر ہے کہ وہ اسے کسی دوسرے سے بہت بہتر طور پر کر سکے گا۔ پکائی کے ساتھ بھی معاملہ یہی ہے۔'' (Xen. Cyrop. I. viii., c. 2.)۔ زینوفن کا زور یہاں صرف اس بات پر ہے کہ کمالِ صناعی صرف قدرِ صرف ہی کو مل سکتی ہے، اگرچہ وہ خوب جانتا ہے کہ محن کی تقسیم کی درجہ بندی کا انحصار منڈی کے حجم پر ہے۔

59۔ اُس نے (Busiris) اُن تمام کو خاص ذاتوں میں تقسیم کیا ہے... حکم یہ صادر کیا کہ ایک شخص کو صرف ایک ہی شعبہ اختیار کرنا چاہیے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جو لوگ اپنے شعبے بدلتے ہیں کسی ایک میں بھی مہارت حاصل نہیں کر سکتے؛ جب کہ جو لوگ مسلسل ایک ہی شعبے سے وابستہ رہتے ہیں اسے اوجِ کمال تک پہنچاتے ہیں۔ سچ یہ ہے کہ ہمیں یہ بھی جاننا چاہئے کہ اُنہوں نے فنون اور دستکاریوں کے ساتھ ساتھ اپنے مخالفین کو اس سے زیادہ بے نقاب کیا ہے جتنا ایک مالک کسی پھوہڑ کاریگر کو جانتا ہے۔ اور ریاست کی بادشاہی اور دیگر اداروں کی نشو و نما کے انتظامات اتنے قابلِ تحسین ہیں کہ جو مشہور و معروف فلسفی اس موضوع پر بات کرتے ہیں وہ بھی مصری ریاست کے قوانین کی دوسروں کی نسبت سے تعریف کرتے ہیں۔ (Isocrates, Busiris, c. 8.)

60۔ Cf. Diodorus Siculus.

61۔ Ure, l. c., p. 20.

62۔ یہ مسئلہ فرانس کی نسبت انگلستان میں زیادہ پایا جاتا ہے، اور فرانس میں ہالینڈ کی نسبت زیادہ پایا جاتا ہے۔

اس کتاب کو مارکسسٹس انٹرنیٹ آرکائیو marxists.org کے لیے ابن حسن نے ترتیب دیا۔
کمپوزنگ: امتیاز حسین، ابن حسن

اپنی رائے اور تجاویز کے لیے درج ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

hasan@marxists.org